ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد16

جمعۃ المبارک 30/ اکتوبر2009ء

10/ذی القعدہ 1430 ہجری قمری 30/اخاء 1388 ہجری شمسی

شمارہ 44

اپنے ربّ سے کثرت سے مانگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جب تم میں سے کوئی اپنے ربّ سے دعا کرے تو وہ کثرت سے مانگے کیونکہ وہ اپنے ربّ سے مانگ رہا ہے“۔

(مسند عبد بن حمید جلد 1صفحہ434۔حدیث نمبر 1496)

اس زمانہ میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو تبھی پورا کر سکتے ہیں جب اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی اور سچا اور دنیا کی نجات کا پیغام ہے دنیا تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

آج جماعت کی قربانیاں ہی ہیں جو خالص دین کے لئے ہیں اور دین کو قائم کرنے کے لئے اور انسانیت کا سر فخر سے بلند کرنے کے لئے ہیں۔ ان قربانیوں میں آج تک ایک بھی ایسی مثال نہیں جس میں کسی احمدی نے ظلم کا ساتھ دینے کے لئے اپنا خون بہایا ہو یا دوسرے کا خون بہایا ہو اور پھر اسے مذہب کا لبادہ اوڑھایا ہو۔

احمدیوں کے دل آنحضرت ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں۔ کلمہ طیبہ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ احمدی کی پہچان ہے۔ ہماری دیواروں اور بورڈوں سے تو یہ کلمہ مٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمارے دلوں سے اسے کبھی نہیں مٹایا جا سکتا۔

(پاکستان میں فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں لاٹھیاں والا میں پولیس کے احمدیہ مسجد اور عمارات سے کلمہ طیبہ کو مٹانے اور ہتھوڑوں سے توڑنے کی مذموم حرکت کا تذکرہ)

ہمارے مربیان اور مبلغین کا کام ہے کہ اس علم کو جو خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے پھیلائیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خاص فوج میں شامل ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صف اوّل کے مجاہدین کہلانے والے ہونے چاہئیں۔ اپنوں کی تعلیم و تربیت بھی بہت بڑا کام ہے جو ہمارے مربیان اور مبلغین کے سپرد ہے۔

آج وہ نوجوان جو دنیا کے مختلف جامعات میں پڑھ رہے ہیں وہ بھی یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی قسم کی دنیاوی خواہش کو روک نہیں بننے دینا۔ جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم اپنے وقف زندگی ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں؟ خالص ہو کر اپنے وقت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جُت جائیں۔

(واقفین زندگی، مربیان و مبلغین اور واقفین نو کو اہم نصائح)

اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع جلسہ سالانہ جرمنی۔ 16/ اگست 2009۔ بمقام منہائیم (جرمنی)

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

جلسہ سالانہ برطانیہ کی آخری تقریر میں مَیں نے جماعت کو انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبلیغ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ نیز یہ کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو تبھی پورا کر سکتے ہیں جب اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو جو اسلام کا حقیقی اور سچا اور دنیا کی نجات کا پیغام ہے دنیا تک پہنچانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ تبلیغ کے ضمن میں مَیں کچھ اور باتیں کہنا چاہتا ہوں جو مَیں وہاں کہنا چاہتا تھا لیکن وقت کی وجہ سے نہیں کہہ سکا پھر مَیں نے سوچا کہ کچھ پوائنٹس جو مَیں نے نوٹ کئے تھے وہ جرمنی کے لئے لکھ لوں۔ اِن میں سے بھی کچھ بیان کر سکوں گا اور یہ باقی پوائنٹس مَیں نے اس لئے بھی رکھے تھے کہ اُس وقت جماعت کے افراد کا جو ردّعمل ظاہر ہوا اور اب تک ہو رہا ہے اُس نے میرے اس خیال کو مزید تقویت دی کہ بات کی بظاہر تکرار سے گو تکرار نہیں ہوتی لیکن تکرار ہو بھی جائے تو فائدہ ہوتا ہے اور یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کی تکرار ہونی بھی چاہئے۔ اس لئے اس مضمون کو دوبارہ مزید وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے۔ بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا کہ لوگوں پر اس کا ایک اثر اور توجہ ہے اور یہی جماعت احمدیہ کی خوبصورتی ہے اور شان ہے کہ جب بات کہی جائے تو اثر ہوتا ہے۔

ایک تو فوری اثر اور ردّعمل تھا جو عربوں نے دکھایا اور تمام دنیا نے دیکھا اور اس ردّعمل کو دیکھ کر اور عربوں کی طرف سے لبیّک لبیّک کا نعرہ سن کر دنیا کے مختلف ممالک کے احمدیوں کے مجھے خطوط بھی آ رہے ہیں اور فیکسیں بھی آ رہی ہیں۔ اور پھر خود لوگوں کے اندر بھی صرف نعرے سن کر ہی نہیں بلکہ بات سن کر ایک احساس جاگا ہے۔ پس اس احساس کو ہمیشہ کیلئے جگائے رکھنے کی ضرورت ہے اور جب یہ احساس شدت سے جاگے گا اور اس میں ایک تسلسل قائم رہے گا تو مخالفین بھی اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں گے۔ جماعت کو دبانے کے لئے ہر قسم کے جتن کریں گے۔ یہی انبیاء کی جماعتوں سے مخالفین کا سلوک ہوتا رہا ہے اور یہی نبی کے سچا ہونے کی دلیل ہے کہ مخالفین ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس کے پیغام کو ختم کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتوں کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھلتے چلے جاتے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ مخالفت بھی سچائی کی نشانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس ضمن میں فرماتے ہیں:

”عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جس سلسلہ کو خدا تعالیٰ خود قائم کرتا ہے اس کی سب سے زیادہ مخالفت ہوتی ہے۔ جس سلسلے کی مخالفت نہ ہو یا اگر ہو بھی تو بہت کم ہو وہ سلسلہ سچا نہیں ہوتا۔ سچے سلسلہ کی سچائی کا ایک بڑا نشان یہ بھی ہے کہ اس کی بہت مخالفت ہو۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ نے جب دعویٰ کیا تو کمبخت مخالفوں نے بہت شور

مچایا اور بڑی مخالفت کی۔ مگر جب مسلیمہ کذاب نے دعویٰ کیا تو سب آپس میں مل جل گئے۔ کسی نے مخالفت نہ کی۔ وجہ یہ ہے کہ شیطان جھوٹے کا دشمن نہیں ہوتا۔ سچے کی مخالفت میں سب اپنا زور لگاتا ہے۔ دیکھو ہمارے نبی کریم ﷺ کے اپنے بیگانے سب دشمن ہوگئے۔ کیا عالم اور کیا جاہل سب کے سب مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے یہاں تک کہ جن کو دین سے کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا وہ بھی دشمن ہوگئے۔'' فرمایا'' آج کا بھی یہی حال ہے۔ ہر ایک نے مخالفت پر کمر باندھی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے جرائم پیشہ اور بدکار لوگ ہماری مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ بہت لوگ ایسے ہیں جو دنیا طلبی کی ہی فکر میں ہر وقت لگے رہتے ہیں اور بھُولے سے بھی کبھی دین کا نام نہیں لیتے۔ ہر وقت زمینداری اور ملازمت میں ہی مست رہتے ہیں اور دین کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کرتے اور مذہب سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتے وہ ہماری مخالفت کرتے اور ہمارا نام سنتے ہی آگ بگولا ہوجاتے ہیں۔ اُن کے نزدیک اگر تمام دنیا سے بدتر ہوں تو مَیں ہی ہوں۔ سو ایسے لوگوں کا فیصلہ تو اب خدا خود کرے گا۔'' (ملفوظات جلد 5 صفحہ 255-254) اور یہی مخالفت کا سلسلہ آج تک چل رہا ہے۔

ہمارے مخالفین یہ دلیل دیتے ہیں کہ دیکھو تمام مسلمانوں نے احمدیوں کو اپنے میں سے نکال دیا ہے اور یہ احمدیوں کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔ ہماری دلیلوں کا جب بعض عرب علماء کے پاس بھی جواب نہیں ہوتا تو باوجود اس کے کہ عام حالات میں وہ اپنے آپ کو عربی دانی کی وجہ سے دین کا اور قرآن کریم کا سب سے زیادہ فہم و ادراک رکھنے والا سمجھتے ہیں لیکن ہمارے بارے میں وہ بھی یہ کہتے ہیں کہ ہندوستان کے اور پاکستان کے علماء نے جو فتویٰ دیا ہے تو کسی بنیاد پر ہی دیا ہوگا۔ اگر سچے ہوتے تو وہ قبول کیوں نہ کرتے۔ ہندوستان اور پاکستان کے نام نہاد علماء کو تو اپنے منبر کی فکر تھی۔ نیک نیتی اور تقویٰ تو اُن میں تھا ہی نہیں کہ غور کرتے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں سب اس لئے اکٹھے ہوگئے کہ اُن کو اپنے پیٹ کی فکر تھی جیسا کہ ہمیشہ سے انبیاء کے مخالفین کا طریق رہا ہے اور ساری قوم سے پھر ان لوگوں نے پاکستان میں خاص طور پر طاقت کے زور پر یہ کہلوایا اور کہلوایا جاتا ہے کہ یہ اعلان کرو کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام جھوٹے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ ہر سرکاری کاغذ پر لکھ کر دینا پڑتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بالکل یہی صورتحال آج بھی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے شاید عید کی نماز کے علاوہ کبھی کوئی نماز نہ پڑھی ہو اور دنیا داری میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ ان کی بلکہ عمومی طور پر قوم کی بھی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے کہ زوال انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور اس کی نشاندہی خود ملکی اخبارات بھی کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ جو ہیں وہ تو پکے مسلمان ہونے کا لیبل لگائے ہوئے ہیں لیکن حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جو آنحضرت کی پیشگوئیوں کے مطابق اور آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کو پورا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے وہ نعوذ باللہ دجّال اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ کہلوائے جارہے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو مسلمان ہونے کی تعریف کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه بیان فرمائی تھی۔ لیکن ان نام نہاد علماء کے نزدیک مسلمان کی تعریف صرف اور صرف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو گالیاں نکالنا رہ گئی ہے اور ان گالیوں کو غیرت رسول ﷺ اور ختم نبوت کا لبادہ اوڑھا کر خدمت اسلام پر محمول کرتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کے ذہنوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے خلاف زہر سے بھرا جاتا ہے اور نہیں سوچتے کہ اس کا نتیجہ کیا نکل رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ان کا فیصلہ تو اب خدا کے پاس ہے۔ اس دنیا میں آج کل جو ان کی حالت ہو رہی ہے یہ خدا تعالیٰ کے فیصلے کا اظہار ہی ہو رہا ہے لیکن یہ اُن کو نظر نہیں آسکتا۔ جو کچھ خوف خدا رکھتے ہوں انہیں کو یہ نظر آسکتا ہے۔

پس ہمیں تو مخالفتیں ایمان میں مضبوطی کا باعث بنانے والی ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں کہ یہی انبیاء کی جماعتوں سے ہوتا چلا آیا ہے۔ ان تمام مخالفتوں کے باوجود انبیاء اپنا پیغام پہنچانے سے نہیں رکتے رہے اور ان کو ماننے والے بھی نہیں رکتے رہے اور نہ ہی خوفزدہ ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کی کس قدر مخالفت ہوئی۔ اس کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دیتا ہے۔ پھر آپ کے صحابہ کے ساتھ طاقتور مخالفین نے کیا سلوک کیا۔ یہ بھی ایک ایسا دردناک سلسلۂ واقعات ہے جو جہاں جذبات سے مغلوب کر دیتا ہے وہاں اُن صحابہ کے لئے دعا بھی نکلتی ہے جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے لیکن توحید پر آنچ نہ آنے دی۔ آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت پر حرف نہ آنے دیا۔ ننگی پیٹھوں پر گرم تپتی ہوئی ریت اور سینوں پر بھاری بھر کم گرم پتھر برداشت کئے۔ دہکتے ہوئے کوئلوں کو اپنے جسموں کی چربی سے ٹھنڈا کیا۔ اپنے جسموں کو چروا لیا لیکن خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان اور ان سے محبت کو اپنے دلوں سے نکالنا گوارا نہ کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کا دور آیا تو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے جن کے پاس دولت بھی تھی اور جن کے مرید بھی ہزاروں کی تعداد میں تھے جب حق کو دیکھ کر زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کو آنحضرت ﷺ کے سلام کا پیغام پہنچایا تو زندہ زمین میں گاڑے گئے باوجود بادشاہ وقت کے بار بار کے اس پیغام کے کہ تمہاری زندگی صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ مسیح الزمان اور مہدی دوران کا انکار کرو، آپ نے آنحضرت ﷺ کے فرمان کو پورا کرنے پر اپنی جان کو کوئی وقعت نہ دی۔ مسیح موعود کو جو سلام پہنچایا اپنی جان کا نذرانہ دے کر اُس سلام کی حفاظت کی۔ جانتے تھے کہ یہی سلام مجھے اللہ اور اس کے رسول کا مقرب بنائے گا۔ جانتے تھے کہ اس سلام کے بدلے فرشتے بھی مجھ پر سلام بھیجیں گے۔ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ یعنی انہیں سلام کہا جائے گا ربّ رحیم کی طرف سے، مَیں اس کا مصداق بننے والا ہوں۔ پس جو اپنے ایمان کو انتہا پر پہنچاتے ہوئے مسیح و مہدی کو سلام پہنچا کر اپنی جان کے بدلے ربّ رحیم کے سلام کا حقدار بن جائے اُسے اور کیا چاہئے۔

اسی طرح حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب بھی تھے۔ انہوں نے مخالفتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ان دو بزرگوں نے قربانی کے وہ معیار قائم کئے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' میں بیان فرمایا ہے۔ اور پھر جیسا کہ الٰہی جماعتوں کے ساتھ ہوتا آیا ہے آج تک جماعت کے افراد اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ مختلف قسم کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ یہ سب قربانیاں کیوں ہیں؟ اس لئے کہ مسیح محمدی کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا جائے۔

دوسرے لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے جان کی قربانیاں پیش کیں۔ لیکن وہ جان کی قربانیاں اس تعلیم کے خلاف ہیں جو آنحضرت ﷺ نے پیش فرمائی تھیں۔ آپؐ نے تو فرمایا کہ مسلمان کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو محفوظ رہنا چاہئے۔ لیکن یہ خودکش حملے کر کے خود اس بات کی کھلے طور پر نفی کر رہے ہیں۔ آپؐ نے تو جنگ کی حالت میں بھی دشمن کی عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو نقصان پہنچانے سے منع فرمایا تھا۔ اور یہ اپنے ہی ملک میں اپنے ہی ہم قوموں اور ہم مذہبوں کو ظالمانہ طریقے پر قتل کرتے جا رہے ہیں۔ اور اس قتل و غارت اور ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے۔ اور پھر اس پر مزید یہ کہ یہ سب کچھ اسلام اور مذہب کے نام پر ہو رہا ہے۔

ہم احمدی تو اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی آمد سے کوئی خونی انقلاب نہیں آنا بلکہ دینی جنگوں کا خاتمہ ہونا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے سلام پہنچانے کے اس پیغام میں جہاں مسیح و مہدی کو قبول کرنے کی طرف ہدایت ہے وہاں اس بات کا بھی اشارہ ہے کہ مسیح و مہدی نے آنحضرت ﷺ کے نام احمدؐ کا پرتَو بننا ہے اور یہ پرتَو بن کر پیار، محبت، صلح اور آشتی کا پیامبر بننا ہے۔ اس لئے اُسے سلام پہنچا کر اس سلامتی پہنچانے والے گروہ میں شامل ہو کر ہر طرف محبت، پیار اور صلح کا پیغام پہنچا دو۔ پیار اور محبت سے اپنے پیدا کرنے والے خدا کی پہچان کروا دو۔ محسن انسانیت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے تلے تمام دنیا کو لانے کی کوشش کرو۔

پس ہماری جانیں پیار و محبت پھیلانے کی پاداش میں قربان ہوتی ہیں۔ ان کے نزدیک یہ بھی ایک جرم ہے۔ دوسرے لوگ اگر اپنی جانیں دے بھی رہے ہیں تو ظلم و بربریت کے نمونے دکھانے کے لئے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ معصوم بچوں کو برین واش کر کے دین کے یہ ٹھیکیدار خودکش حملوں کے لئے تیار کرتے ہیں اور پھر بڑے فخر سے اس کا بیان بھی کرتے ہیں۔ یہ لوگ دین کے نام پر ماؤں سے اُن کے جگر گوشوں کے نذرانے مانگتے ہیں لیکن اپنا ایک بچہ بھی قربان کرنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتے۔ پس آج جماعت احمدیہ کی قربانیاں ہی ہیں جو خالص دین کے لئے ہیں اور دین کو قائم کرنے کیلئے اور انسانیت کا سر فخر سے بلند کرنے کیلئے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ قربانیاں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی سے شروع ہوئیں اور آج تک چلتی جا رہی ہیں۔ ان قربانیوں میں آج تک ایک بھی ایسی مثال نہیں جس میں کسی احمدی نے ظلم کا ساتھ دینے کے لئے اپنا خون بہایا ہو یا دوسرے کا خون بہایا ہو اور پھر اُسے مذہب کا لبادہ اوڑھایا ہو۔

پاکستان میں تو جیسا کہ پہلے بھی کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں لاقانونیت کا دور دورہ ہے اور احمدی تو ہمیشہ کی طرح اُن کی لپیٹ میں ہیں ہی لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ان کا فیصلہ خدا کے پاس ہے۔ یہ لاقانونیت اور بدامنی ان کے اس رویہ کی وجہ سے اور اس روح کی وجہ سے ہے، اس بدزبانی کی وجہ سے ہے جو خدا تعالیٰ کے فرستادہ اور اس کی جماعت سے ہر موقعہ پر روا رکھے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ پس اے عقل کے اندھے مولویو اور اے احمدیت کے مخالفو! کچھ تو سوچو اور کچھ تو عقل کرو کہ تمہارے ساتھ یہ کیا ہو رہا ہے؟

جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے اُن کے دل آنحضرت ﷺ کی محبت سے سرشار ہیں۔ کلمہ طیبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ مُحَـمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه احمدی کی پہچان ہے۔ ہماری دیواروں اور بورڈوں سے تو یہ کلمہ مٹایا جا سکتا ہے لیکن ہمارے دلوں سے اسے کبھی نہیں مٹایا جا سکتا۔ آجکل بھی پاکستان میں احمدیوں پر اس حوالے سے بہت سختیاں ہو رہی ہیں۔ یہ کلمہ دیواروں سے بھی ہاتھ سے کھرچا جا رہا ہے۔ اگر سیمنٹ سے لکھا ہوا ہے تو ہتھوڑوں سے توڑا جا رہا ہے۔ چند دن پہلے فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں لاٹھیاں والا میں یہ سب کچھ کیا گیا اور پولیس اور ایلیٹ فورس کے دو تین سو مجاہدین نے یہ کارنامہ سرانجام دیا جن کی پیٹھوں پر لکھا ہوا تھا کہ ہم کسی سے خوف نہیں کھاتے۔ تم بیشک دنیا میں کسی سے خوف نہیں کھاتے ہو گے لیکن وہ خدا تعالیٰ جب اپنے پیاروں کو تنگ کرنے والوں سے انتقام لیتا ہے تو پھر دنیا اور آخرت میں ایسے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔ ان قانون کے پاسبانوں کو تو ہم قانون کے نام پر ظلم کرنے سے اس لئے نہیں روکتے کہ حکومتی اداروں سے ٹکرا کر ملک میں بدامنی پھیلانا ہماری تعلیم نہیں۔ لیکن ان نام نہاد دین کے ٹھیکیداروں سے کوئی احمدی نہ پہلے کبھی ڈرا ہے اور نہ آئندہ کبھی خوفزدہ ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا انبیاء جب مبعوث ہوتے ہیں تو قربانیاں کرتے ہیں اور ان کے ماننے والے بھی قربانیاں کرتے ہیں۔ آجکل پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا شدت کے ساتھ خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کے خلاف جو دَور ہے اور آئے نے بہانے سے احمدیوں کو ظلم کا نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور یہ سب کچھ نام نہاد مُلّاں کے ایماء پر ہو رہا ہے۔ فیصل آباد کی تو یہ ایک مثال ہے جو مَیں نے دی تھی۔ عمومی طور پر یہ ظلم مختلف جگہوں پر کسی نہ کسی طریقہ سے کیا جا رہا ہے۔ اور ان لوگوں کا زعم ہے کہ احمدیوں کو اس طرح روکنے سے یہ احمدیت کو ختم کر دیں گے۔ یہ سلسلہ جو خدا تعالیٰ کا جاری کردہ سلسلہ ہے نہ ان کے رکنے سے رک سکتا ہے اور نہ اُن کی پھونکوں سے یہ ختم ہو سکتا ہے۔

اور مخالفت کا یہ سلسلہ اب صرف پاکستان میں نہیں ہے بلکہ دنیا کے اَور ملکوں میں بھی ہے اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کی دلیل ہے۔ دنیا میں باقی ملکوں میں بھی جہاں مُلّاں کا زور چل سکتا ہے یہ فساد کروانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا احمدی ہر مخالفت کو اس لئے برداشت کرتے ہیں کہ ہم فساد نہیں چاہتے۔ جب حکومتی ادارے بیچ میں آجائیں تو پھر بالکل پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ احمدی اگر اپنی جان قربان کرتے ہیں تو دوسرے کی زندگی کی خاطر۔ یہ نام نہاد دین کے ٹھیکیدار اپنے مفاد کی خاطر عورتوں، بچوں اور معصوموں کی جانیں لینے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا آج کل پھر مخالفین کی مخالفت کی شدت میں اُبال آیا ہوا ہے۔ لیکن یہ اُن کا وہم ہے کہ یہ کسی سچے احمدی کے پایۂ استقلال کو ہلا سکتے ہیں۔ یہ لوگ نہ ہی ہمارے دلوں سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت چھین سکتے ہیں اور نہ ہی ہمیں زمانے کے امام

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر65

پچھلی قسط میں ذکر ہوا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جرمنی کے ایک دورہ کے دوران خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقعہ پر عربوں کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ یادرکھیں کہ جب تک عرب ایک بہت بڑی تعداد میں احمدی نہیں ہوتے اس وقت تک عالَمِ اسلام احمدیت کی آغوش میں نہیں آئے گا۔ کیونکہ عالَمِ اسلام دین میں عالم عرب کو فالو(Follow) کرتا ہے۔ اب اسی دورہ کے ایک اور واقعہ سے اس قسط کا آغاز کرتے ہیں۔

مغرب سے طلوعِ شمس

دورہ جرمنی کے دوران حضور انور نے بعض مراکشی احمدیوں کو بھی شرف ملاقات بخشا۔ جس میں یہ بھی فرمایا کہ حدیثوں میں جو یہ آیا ہے کہ آخری زمانہ میں مغرب سے طلوع شمس ہوگا۔ اس کے اور بھی کئی معانی ہیں لیکن ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عالم عرب کے مغربی علاقہ میں بڑی کثرت سے احمدیت کا نفوذ ہو گا اور گویا اسلام کا سورج اس علاقہ سے طلوع ہوگا۔

عین ممکن ہے کہ اس بارہ میں بعض لوگ اعتراض کریں کہ یہ علاقہ تو پہلے ہی مسلمانوں پر مشتمل تھا پھر وہاں سے اسلام کے سورج کے طلوع ہونے کا کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ اس لئے بطور وضاحت خاکسار (محمد طاہر ندیم) عرض کرتا ہے کہ احادیث نبویہ میں مذکورہ آخری زمانہ کی پیشگوئیوں میں ایک یہ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ہے یعنی اس زمانہ میں مغرب سے سورج طلوع ہوگا۔ غیراز جماعت حضرات ایسی تمام پیشگوئیوں کو ظاہر پر محمول کر کے ان کے پورا ہونے کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ چنانچہ وہ دجال نامی ایک شخص کے ظاہر ہونے کے قائل ہیں جو عجیب الخلقت گدھے پر سوار ہوگا۔ نیز وہ دَابَّةُ الْاَرْض یعنی زمین سے ایک ظاہری کیڑے کے نکلنے کے قائل ہیں۔ اسی طرح وہ اس پیشگوئی کے بھی ظاہری رنگ میں ظہور کی امید لگائے بیٹھے ہیں کہ کسی دن سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہو جائے گا۔ لیکن یہ سب نہایت بلیغ استعارے ہیں جن کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے عظام نے بڑی شرح وبسط کے ساتھ اپنی کتب اور خطابات میں فرمائی ہے۔

مغرب سے طلوع شمس کے کئی معانی ہوسکتے ہیں۔ ایک معنی یہ کہ اسلام کے سورج کو جہاں مسلمانوں کی طرف سے اسلامی تعلیمات سے انحراف کی شکل میں گرہن لگ جائے گا وہاں دجالی قوتوں کے دجل اور فریب کے بادل شمس اسلام کی شعاؤں کو اہل زمین پر پہنچنے سے روک دیں گے۔ لیکن آخری زمانے میں مسیح محمدی کے انفاس طاہرہ اور انفاخ قدسیہ کے ذریعہ ایک طرف اہل اسلام میں ایک نئی روح پھونکی جائے گی۔ تو دوسری طرف عیسائیت کے دجل کو بھی پارا پارا کیا جائے گا۔ اور چونکہ اس دجل کی آماجگاہ مغرب یعنی یورپی ممالک بنے اس لئے یہیں سے اسلام کا سورج دوبارہ طلوع ہونے کی پیشگوئی موجود ہے۔ چنانچہ ان علاقوں میں بھی یہ پیشگوئی بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اور اب خلافت احمدیہ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ انہی علاقوں سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام پوری دنیا میں پھیل رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارہ میں کیا خوب فرمایا تھا کہ:

''اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد2 صفحہ304)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے ایک اور نہایت لطیف معانی ''خطبہ الہامیہ'' میں بیان فرمائے ہیں جو دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی خاصہ ہیں اور شاید اس سے قبل کسی نے بیان نہیں کئے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اسلام کا سورج غروب ہونے کے قریب پہنچ چکا تھا حتی کہ مسلسل زوال کی وجہ سے وہ مغرب یعنی اپنے غروب ہونے کے مقام کے قریب چلا گیا تھا لیکن خداتعالیٰ نے میرے ذریعہ اس سورج کو وہاں سے دوبارہ طلوع فرمادیا اور غروب ہونے سے بچالیا۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مذکورہ بالا تفسیر اور پیشگوئی کس طرح صادق آتی ہے آپ نے فرمایا کہ عالم عرب کے مغربی علاقہ میں بڑی کثرت سے احمدیت کا نفوذ ہوگا اور گویا اسلام کا سورج اس علاقہ سے طلوع ہوگا۔

سو واضح ہو کہ جس ملک کو ہم اردو میں مراکش کہتے ہیں عربی زبان میں اس کا نام ''المغرب'' ہے۔ اور مراکش اس کے دارالحکومت کا نام ہے۔ اسی طرح عربوں کے مغربی علاقے کا نام ''المغرب العربی'' ہے جس میں مراکش، تیونس، الجزائر، لیبیا، اور موریطانیہ شامل ہیں۔ یوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تفسیر کا تعلق نہ صرف ''المغرب'' یعنی مراکش سے ہے بلکہ مغربی عربی علاقہ ''المغرب العربی'' سے بھی ہے۔ یہ تفسیر اُس وقت بعض مراکشی احمدیوں کے وجود میں بھی پوری ہوئی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک میں یہ تفسیر اس سے بھی روشن رنگ میں صادق آئی اور آرہی ہے۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے اس کی ایک مثال پیش ہے۔ گذشتہ چند سال سے جاری عیسائیت کی عرب ممالک پر یلغار کا سب سے زیادہ نشانہ بننے والا عرب علاقہ ''المغرب العربی'' ہی ثابت ہوا اور اس علاقے میں بھی الجزائر اور المغرب (مراکش) سر فہرست ہیں۔ ان علاقوں میں اسلامی تنظیموں پر تو تبلیغ کی پابندی ہے لیکن عیسائی تبلیغی مشن پوری آزادی کے ساتھ کام کررہے ہیں۔ ان علاقوں میں خصوصًا الجزائر میں عیسائیت کی اسلام مخالف سرگرمیوں کے نتیجہ میں سینکڑوں کی تعداد میں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت کا شکار ہو گئے۔ اور یہ لہر روز بروز شدت پکڑتی جارہی تھی۔ اس کی خبر جب وہاں کے بعض احمدیوں اور بعض اسلام کی غیرت رکھنے والے مسلمانوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تک پہنچائی اور بعض نے تو بڑے دردناک الفاظ میں اسلام کی نصرت اور مسلمانوں کو عیسائیت کے چنگل سے بچانے کے لئے حضور انور کی خدمت میں خطوط لکھے۔ چنانچہ اس وقت حضور انور کی ہدایات اور خاص توجہ اور دعاؤں سے MTA پر پروگرام ''الحوار المباشر'' کا آغاز ہوا۔ اس پروگرام میں جب عیسائی عقائد کے ضعف اور بطلان کو ثابت کرنے کا کام شروع ہوا تو عرب علاقوں میں عیسائیت کا سحر دھواں بن کر بکھرنے لگا۔ چنانچہ وہ لوگ جو اپنے ضعفِ ایمانی کی وجہ سے اسلام ترک کر کے عیسائیت قبول کر چکے تھے، واپس اسلام کی طرف لوٹنا شروع ہوئے۔ کئی احباب نے لکھا کہ وہ پروگرام الحوار المباشر کی مختلف اقساط ریکارڈ کر کے مسلمانوں میں تقسیم کرتے ہیں تا کہ انہیں عیسائیت کے توڑ میں دلائل کا علم ہوسکے۔ اسی طرح بعض نے یہ پروگرام ریکارڈ کر کے ان لوگوں کو بھی دیئے جو اسلام چھوڑ کر عیسائی ہو گئے تھے۔ چنانچہ کئی لوگ واپس اسلام کی طرف لوٹنا شروع ہوئے۔ لیکن جب وہ واپس لوٹے تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آغوش میں آگئے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اور یوں واقعۃً عرب علاقے کے اس مغرب سے اسلام کا سورج دوبارہ طلوع ہوا اور ہورہا ہے جس کا مفصل بیان حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک عہد میں عربوں میں تبلیغ کے واقعات کے ذیل میں کیا جائے گا۔ اِنشاءاللہ العزیز۔

۞۞۞۞۞

اس وضاحت کے بعد ہم دوبارہ عربوں میں تبلیغ کے سلسلہ میں ہونے والے اہم اور تاریخی کاموں کا بیان مکرم عبدالمؤمن طاہر صاحب کی زبانی سنتے ہیں۔

تفسیر کبیر کے ترجمہ کی ابتداء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی خلافت کے شروع میں ہی عربوں کی طرف خاص توجہ فرمائی۔ جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ان میں سے ایک اہم کام حضرت خلیفہ ثانیؓ کی تفسیر کبیر کے عربی ترجمہ کی ابتداء ہے۔ حضورؒ نے اپنی خلافت کے پہلے سال میں ہی جامعہ احمدیہ کے عربی کے استاد مکرم ملک مبارک احمد صاحب (جو قبل ازیں بلاد عربیہ میں عربی زبان کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے آئے تھے) کو یہ ارشاد فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کی اور دیگر تمام مصروفیات چھوڑ کر تفسیر کبیر کا ترجمہ کریں۔ اور شاید جلدی کی وجہ سے یا کسی اور سبب سے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ جو باتیں اہل ہند سے تعلق رکھتی ہیں یا جو عرب مزاج کے مطابق نہیں ہیں یا جہاں تکرار ہوا ہے اس کو بے شک چھوڑ دیں۔

چنانچہ ملک صاحب نے اس طرح پہلی جلد کا ترجمہ مکمل کیا۔ جب مَیں یہاں لندن آیا تو حضورؒ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ملک صاحب نے پہلی جلد کا ترجمہ کیا ہے اور حلمی صاحب نے اس کی نظر ثانی کی ہے۔ آپ اس بارہ میں اپنی رائے دیں۔

خاکسار نے چیک کر کے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ تحریف نہیں ہاں بعض جگہ اختصار کرنے کی وجہ سے یا تکرار کو حذف کرنے سے بعض اہم نکات کا ترجمہ نہیں ہوسکا۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اس کو پڑھیں اور اصل کے ساتھ ٹیلی کریں۔ پھر جہاں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ حذف شدہ پیرا ڈالنا چاہئے تھا اس کا ترجمہ کر کے ڈال دیں پھر میرے ساتھ مل کر اس کو ڈسکس کرلیں۔ چنانچہ مَیں حضور کی خدمت میں ایسے امور لے کر حاضر ہوتا تھا۔ حضور انور کئی دفعہ ترجمہ میں بھی تبدیلی کرواتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد مکرم منیر احمد جاوید صاحب بھی مصر سے لندن تشریف لے آئے اور وہ بھی اس کام میں شامل ہوگئے۔ جب پہلی جلد کا کام مکمل ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ اس کو تو چھپوائیں، لیکن اب دوسری جلد کے ترجمہ کے بارہ میں مشورہ دیں کہ کس سے کروایا جائے۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب نے مشورہ دیا کہ مکرم رانا تصور احمد خان صاحب جامعہ احمدیہ میں عربی زبان کے استاد ہیں ان کو اگر مصر بھجوایا جائے تو وہ وہاں مکرم حلمی شافعی صاحب کے ساتھ مل کر اگلی جلد کا ترجمہ مکمل کرلیں گے۔ چنانچہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق مکرم تصور صاحب کو مصر بھجوایا گیا لیکن ان کے ویزے میں توسیع نہ ہوسکی لہذا چند ماہ کے بعد ہی انہیں پاکستان واپس جانا پڑا۔ اس کے بعد حضور انور نے مجھے ارشاد فرمایا کہ آپ اللہ کا نام لے کر شروع کریں اور مجھے ہر سال ایک جلد کا ترجمہ چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

جب پہلی جلد کا عربی ترجمہ تیار کر 1992ء میں چھپا تو مَیں ایک کاپی حضور انور کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ حضور انور نے اس پر یہ الفاظ تحریر فرمائے:

''عزیزم عبد المؤمن طاہر سلمہ اللہ کے لئے جنہوں نے اس جلد کے ترجمہ اور تیاری میں بڑی محنت اور لگن اور بڑی قابلیت کے ساتھ کام کیا۔ اللہ کرے اب اگلی جلد اس طرح دس سال نہ لے''۔

چونکہ پہلی جلد کا ترجمہ 1982ء میں شروع ہوا تھا اور دس سال بعد 1992ء میں چھپا اس لئے حضور نے فرمایا کہ اب اگلی جلد بھی دس سال نہ لے۔ دوسری جلد نے دس سال تو نہ لئے لیکن ایک سال میں بھی مکمل نہ ہو سکی بلکہ 1995ء میں شائع ہوئی، اور تیسری جلد 1997ء میں چھپی جبکہ چوتھی جلد کافی تاخیر سے یعنی 2004ء میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد سے اب تک ہر سال ایک جلد کا ترجمہ ہوکر چھپ رہا ہے۔ الحمد للہ۔

عربی میں براہ راست ترجمہ کی ابتداء

حضورؒ جرمنی جاتے ہوئے ہالینڈ میں قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک سفر میں مَیں بھی ساتھ تھا۔ اکثر یوں ہوتا تھا کہ حضور انور انگریزی میں بولتے تھے اور عربوں کیلئے جماعت کے مبلغ مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب ڈچ میں ترجمہ کرتے تھے۔ گویا بعض عرب انگریزی سمجھ جاتے

تھے اور بعض ڈچ سن کر حضورؒ کی بات سمجھتے تھے۔ پہلے دن کی گفتگو کے بعد مَیں نے حضورؒ کے سیکیورٹی آفیسر مکرم میجر محمود احمد صاحب سے سیر کے دوران یونہی کہہ دیا کہ اگر حضور انورؒ ذرا آسان انگریزی بولیں تو شاید مَیں ڈائریکٹ عربی میں ہی ترجمہ کرسکوں گا۔ میجر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ذکر کر دیا چنانچہ حضور کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ کل کے ترجمہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یوں الحمدللہ ہالینڈ میں تو گزارا چل گیا۔ جرمنی گئے تو حضور انور نے امیر صاحب جرمنی سے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دفعہ ہم آپ کے لئے عربی زبان کے ایک سپیشلسٹ بھی لائے ہیں۔ چنانچہ وہاں سوال وجواب کی مجلس میں ایک عربی دوست بھی شامل تھے جنہوں نے عربی میں سوال کیا تو حضور نے فرمایا کہاں ہیں مومن صاحب؟ چنانچہ مجھے وہاں ترجمہ کرنے کا موقعہ ملا لیکن مَیں بہت بوکھلایا ہوا تھا جس کی وجہ سے شاید ترجمہ اتنا معیاری نہیں تھا لیکن حضور انور نے اس پر کچھ تبصرہ نہ فرمایا۔

عربی ترجمہ کی ڈبنگ کی ابتدا

غالباً 1989ء یا اس سے پہلے کی بات ہے کہ حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ میرے چاروں خطبات کو سن کر ان کا ترجمہ ڈبنگ کر کے عرب ممالک میں بھجوائیں۔ مَیں نے شروع کیا۔ ایک جملہ سن کر ڈبنگ کرنے کی کوشش کی تو ترجمہ کی کوئی سمجھ ہی نہ آئے۔ بالآخر حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ چار خطبوں کا ترجمہ ڈبنگ کرنا تو بہت مشکل ہوگا۔ حضور نے فرمایا چار نہیں تو دو ہی کر دیں اور دو نہیں تو ایک ہی کر دیں۔ اب جب آکر شروع کیا تو مجھے تو ایک بھی کرنا محال معلوم ہو رہا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ تو ہی سکھا اور توفیق دے۔ چنانچہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص فضل تھا کہ بعد میں اس کی توفیق ملتی چلی گئی۔

خطبہ جمعہ کا لائیو عربی ترجمہ

جب ڈبنگ کا سلسلہ کسی قدر چل نکلا تو اسی عرصہ کی بات ہے کہ حضور انور کی طرف سے ارشاد موصول ہوا کہ میرے خطبہ جمعہ کا لائیو ترجمہ کریں۔ جو اس وقت یہاں لندن میں موجود عرب احباب کے لئے ہوتا تھا۔ مَیں حاضر ہوا تو مجھے ایک ایسے کمرہ میں ترجمہ کے لئے بٹھایا گیا جہاں باقی احباب بھی کام کی غرض سے آجا رہے تھے اور کئی قسم کا ساز وسامان اور مشینیں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ بلکہ بعض اوقات اونچی آواز میں ایک دوسرے سے کوئی چیز مانگ بھی لیتے تھے۔ بہر حال حضور انور کا خطبہ شروع ہوا۔ حضور چار جملے بولتے تو مَیں بڑی مشکل سے ان میں سے صرف ایک کا ترجمہ کر پاتا۔ جمعہ کے بعد مَیں نے اپنے ایک دوست سے کہا کہ اس طرح مَیں تو حضور انور کے خطبہ کے بمشکل چوتھے حصہ کا ہی ترجمہ کر پایا ہوں۔ اس کے بعد بڑی دعا بھی کی تو اگلے خطبہ میں کافی بہتری تھی۔ اس کے بعد رمضان شروع ہوگیا تو روزانہ حضور انور کے درس کا ترجمہ ہونا شروع ہوگیا اور یوں یہ سلسلہ چل نکلا اور الحمد للہ پھر کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

اور بند ٹوٹ گئے

ہم حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں عربوں میں تبلیغ کے ایمان افروز واقعات کی ذیل میں یہ ذکر کر آئے ہیں کہ جب اسرائیل نے فلسطینی علاقوں پر قبضہ کیا تو ان علاقوں کے بعض عرب باشندے تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پڑوسی عرب ممالک کی طرف ہجرت کر گئے۔ بعض اپنی جائیدادیں یہودیوں کو اونے پونے بیچ کر یہ جگہ چھوڑ گئے۔ ایسے حالات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اہل کبابیر کو یہ پیغام پہنچایا کہ اپنی زمین یہودیوں کو نہیں بیچنی۔ لہذا یہ لوگ اسی جگہ پر آباد رہے۔ لیکن چونکہ یہ علاقے اسرائیلی تسلط کے نیچے تھے لہذا یہ لوگ پاکستان نہیں جاسکتے تھے، جبکہ خلافت اور جماعت کا مرکز ربوہ پاکستان میں تھا۔ اس طرح یہ لوگ خلیفۂ وقت سے پاکستان میں نہیں مل سکتے تھے۔ نہ مرکز احمدیت کی زیارت کرسکتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بعض اوقات یورپ یا امریکہ وغیرہ کے بعض ممالک کے دورہ پر تشریف لے گئے تو ان احمدیوں میں سے بعض نے حضور سے ملاقات کی اور کئی سالوں کی پیاس بجھائی۔ لیکن ایک لمبے عرصہ بعد یہ ملاقات بھی بہت مختصر تھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت، فضل اور حکمتوں کے تحت جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے لندن ہجرت فرمائی تو جہاں اللہ تعالیٰ نے اَور بے شمار نعمتوں اور برکات کی راہیں کھولیں وہاں ان احمدیوں کے لئے خلیفۂ وقت سے ملاقات کی راہ بھی کھل گئی۔ اور وہ بند جو کئی سالوں سے لگے ہوئے تھے وہ سب ٹوٹ گئے۔ شاید ان کے ذہنوں میں کسی قدر محرومی کے خیالات بھی آتے ہوں گے کہ ہم خلیفۂ وقت سے مل نہیں سکتے نہ مرکز احمدیت کی زیارت کرنے جاسکتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب محرومیوں کو مٹا دیا اور خلیفہ وقت ایسے علاقے میں ہجرت کر کے تشریف لے آئے جہاں ان احمدیوں کا آنا جانا ممکن تھا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں اور تمناؤں کو بھی سنا اور سب سے زیادہ انہیں حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ارشاد مبارک کی اطاعت کرنے کی بے شمار برکات کے علاوہ یہ برکت بھی عطا فرمائی کہ خلافت سے رابطہ اور تعلق کے نئے راستے کھول دیئے۔

چنانچہ 1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقعہ پر کبابیر اور دیگر عرب ممالک سے شامل ہونے والا وفد تقریباً بیس افراد پر مشتمل تھا۔ اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا، اور ان ممالک سے مرد عورتیں اور بچے جلسہ میں شامل ہوتے رہے یہاں تک کہ 2009ء کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے عرب مرد و زن وبچگان کی تعداد تقریباً 100 تھی۔

اگلی قسط میں ہم 1985ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شامل ہونے والے بعض عرب احباب کے جذبات اور ملاحظات ومشاہدات کا تذکرہ بھی کریں گے۔

(باقی آئندہ)

قائم شدہ 1952

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز ربوہ

ریلوے روڈ	اقصیٰ روڈ
6214750	6212515
6214760	6215455

پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران

Mobile: 0300-7703500

گوتھن برگ سویڈن میں

کتب کا عالمی میلہ

(رپورٹ: آغا یحییٰ خان مبلغ انچارج سویڈن)

سویڈن کے دوسرے بڑے شہر گوتھن برگ میں ہر سال چار روزہ کتابوں کی ایک بہت بڑی نمائش لگتی ہے۔ جماعت احمدیہ سویڈن کو گزشتہ کئی سال سے اس نمائش میں جماعتی سٹال لگانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس نمائش کو وزٹ کرنے والوں کی تعداد اندازاً ایک لاکھ سے زائد ہے۔ نمائش کی ٹکٹ کافی مہنگی ہونے کی وجہ سے صرف کتب میں دلچسپی لینے والے پڑھے لکھے لوگ ہی نمائش دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ اس نمائش میں شمولیت کے لئے سٹال کی بکنگ ایک سال قبل کروانا پڑتی ہے۔ امسال جماعت کو بہت ہی باموقع جگہ پر 3/4 میٹر کا سٹال لگانے کی توفیق ملی۔

کتب کا میلہ چونکہ تبلیغی لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں ایک چھت کے نیچے ہمیں اکٹھے اتنی بڑی تعداد میں لوگ ملتے ہیں اس لئے اس کی تیاری بھرپور طور پر کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم نیشنل امیر صاحب سویڈن کی زیر ہدایت خاکسار نے نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم عامر منیر چوہدری صاحب، صدر صاحب خدام الاحمدیہ سویڈن مکرم وسیم ظفر صاحب اور بعض اور فعال ممبران کے ساتھ کئی ایک میٹنگز کیں۔ جن میں سٹال کی تیاری کے حوالے سے مشورے ہوئے۔

سٹال کیلئے قد آدم مختلف پوسٹرز تیار کئے گئے۔ جن میں اسلام میں عورت کا مقام، جہاد یا دہشت گردی، خلفاء راشدین اور خلفاء احمدیت کا تعارف اور قرآن کی بعض پیشگوئیاں شامل ہیں۔

سٹال پر بعض اہم جماعتی کتب بھی رکھی گئی تھیں جن کے ترجمے سویڈش زبان میں ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض انگلش کتب بھی سٹال پر رکھی گئی تھیں۔

نمائش کے چاروں دن جن خدام اور ناصرات نے ڈیوٹی دی ان کے لئے خصوصی طور پر ٹی شرٹس (T.Shirt) کے آگے اور پیچھے سویڈش زبان میں ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' اور ہماری ویب سائٹ کا ایڈریس پرنٹ کروایا گیا جو سب سویڈش مرد وخواتین نے بہت پسند کیا۔

سٹال پر جماعت کی 2 ڈاکومینٹریز DVD کی صورت میں بھی رکھی گئی تھیں جن میں سے ایک Rivival of Faith اور دوسری One Community one Leader تھی اور سٹال پر ایک بڑی LCD سکرین بھی لگائی گئی تھی جس پر چاروں دن یہ ڈاکومینٹریز مسلسل دکھائی جاتی رہی ہیں۔

جماعت سویڈن نے حضور انور ایدہُ اللہ کی ہدایت کے عین مطابق جماعتی تعارف پر مشتمل ایک بہت ہی دیدہ زیب فولڈر بھی تیار کیا ہوا ہے۔ نمائش کے موقع پر یہ فولڈر بھی لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کام کے لئے خدام، اطفال اور ناصرات نے بہت محنت سے کام کیا اور 8,000 سے زائد فولڈر اس موقع پر تقسیم کئے۔

فولڈر لینے والوں نے بہت ہی اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور بہت دلچسپی دکھائی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر دیکھ کر بھی بعض لوگوں نے جماعت کے بارے میں اور آپؑ کے بارے میں سوالات کئے۔

سویڈن کی اپوزیشن پارٹی کی سربراہ Mrs. Monasahlin جماعتی سٹال کے سامنے والے سٹال پر آئیں۔ جہاں موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے ان سے ملاقات کی، انہیں جماعت کا تعارف کروایا اور انہیں قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا، جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔

سٹال پر قرآن مجید کا ترجمہ، اسلامی اصول کی فلاسفی کا سویڈش ترجمہ، Death on the Cross اور Rivival of Religion سویڈش ترجمے کے ساتھ کتب کو کافی پسند کیا گیا اور لوگوں نے یہ کتب سٹال سے آکر خریدیں۔

سٹال پر اسلام سے متعلق آسان سوالات پر مشتمل ایک سوالنامہ بھی رکھا گیا تھا۔ جو 350 سے زائد افراد نے سٹال پر آکر پر کیا۔ اس طریق سے ان تمام افراد کے فون نمبرز اور ای میل ایڈریسز ہمارے پاس آگئے ہیں۔ ان افراد سے رابطہ کر کے انہیں مسجد آنے کی دعوت دی جائے گی۔ انشاءاللہ

لوگوں نے بہت دلچسپی سے سٹال پر لگے ہوئے بڑے بڑے پوسٹرز کو پڑھا اور کئی ایک نے اس بارے میں سوالات بھی کئے۔

غیر احمدی مسلمانوں نے بھی نمائش کی دوسری منزل پر ایک چھوٹا سا سٹال لگایا ہوا تھا۔ مگر خدا کے فضل سے ہمارے سٹال پر لوگوں کی جو حاضری رہی وہ بہت ہی خوشکن تھی۔ بعض سویڈش لوگوں نے آکر بتایا کہ وہ دوسرے مسلمان آپکے فولڈر کو پسند نہیں کرتے جس پر ان کو سمجھایا گیا کہ وہ کیوں نہیں پسند کرتے۔ جسے سن کر وہ بہت محبت اور پیار کا اظہار کرتے۔ اس طرح بھی انہیں تبلیغ کرنے کا موقع میسر آیا۔ الحمدللہ !

سٹال کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے بعض کتب کے ٹائٹل کور کو بڑے سائز میں پرنٹ کروایا گیا اور نمائش میں بعض اطفال ان پرنٹ شدہ ٹائٹلز کو گلے میں ڈال کر پھرتے رہے۔ جس کو دیکھ کر بھی کئی لوگ ہمارے سٹال پر آئے۔

شعبہ MTA نے اس تبلیغی سٹال کی دستاویزی فلم بھی رپورٹ کی صورت میں تیار کی۔ اسی طرح مکرم نیشنل امیر صاحب سویڈن محمود احمد شمس صاحب بھی سٹال کا جائزہ لینے اور ہم خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور کچھ ہدایات دیں۔

مکرم رضوان احمد افضل صاحب مبلغ سلسلہ مالمو کو بھی خصوصی طور پر اس موقع پر بلایا گیا تا کہ ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو اور انکی مدد بھی حاصل کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس نمائش کے نتیجہ میں ہونے والے رابطوں کو جماعت سویڈن کے لئے بہت مفید بنائے، ان رابطوں کے نتیجہ میں نیک روحوں کو جماعت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اس سٹال کے لئے کام کرنے والے تمام کارکنان کو اپنی جناب سے بہت برکات کا وارث بنائے۔ آمین

خطبہ جمعہ

جہاد صرف وہ ہے جو مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کیا جائے۔

مسلمانوں کو مذہب کے لئے تلوار اور توپ پکڑنے کی بجائے اپنے ایمان اور اعمال صالحہ کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر بغیر توپ اور بندوق کے دنیا کو اپنی طرف مائل کرنے والے بن سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی اور اسی غلبہ اور قوی ہونے کی صفت ثابت کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔

سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 9/ اکتوبر 2009ء بمطابق 9/ اخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر آتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ صفت ہے کہ وہ قوی ہے۔ انسانوں کے لئے تو قوی کے عام معنی یہ لئے جاتے ہیں کہ جسمانی اور عقلی طور پر طاقت رکھنا۔ کسی کام کو کرنے کی طاقت رکھنا، علمی طور پر مضبوط دلیل رکھنے والا لیکن خداتعالیٰ کے بارے میں جب ہم قوی کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ تمام طرح کی طاقت رکھنے والا، ہر قسم کی طاقت رکھنے والا جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ وہ سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہے اور طاقتوں کا مالک ہے۔ اپنی مخلوق کو بھی بعض قسم کی طاقتیں دے کر ان حدود کے اندر قوی بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم میں جیسا کہ میں نے کہا خداتعالیٰ نے اپنی صفت کا مختلف حوالوں سے ذکر فرمایا ہے اور جہاں بھی ذکر فرمایا ہے یا تو تنبیہ کرتے ہوئے یا بدانجام سے ڈراتے ہوئے یا بدانجام کے بارہ میں بتاتے ہوئے۔ یا ان لوگوں کے انجام کا ذکر ہے جو خداتعالیٰ کی باتوں پر کان نہیں دھرتے اور ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب نازل ہوئے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمام طاقتوں والا اور قوی سمجھنے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ میں اللہ تعالیٰ کے غیر اور مشرکین یا بتوں کی عبادت کرنے والے جو ہیں ان کو تنبیہ کی ہے کہ یہ شرک عذاب کا مورد بنائے گا۔ لیکن اس میں ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی محبت کو ہر چیز پر حاوی کر لیتے ہیں۔

سورۃ بقرہ کی 166ویں آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعاً۔ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ (البقرة: 166) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے مقابل پر شریک بنا لیتے ہیں۔ وہ ان سے اللہ سے محبت کرنے کی طرح محبت کرتے ہیں۔ جبکہ وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ کی محبت میں (ہر محبت سے) زیادہ شدید ہیں۔ اور کاش! وہ (لوگ) جنہوں نے ظلم کیا سمجھ سکیں جب وہ عذاب دیکھیں گے کہ تمام تر قوت (ہمیشہ سے) اللہ ہی کی ہے اور یہ کہ اللہ عذاب میں بہت سخت ہے۔

اس میں پہلی بات تو یہ بتائی کہ انسان کا جو مقصد پیدائش ہے وہ تو اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کو یاد رکھنا ہے۔ لیکن بعض لوگ اس مقصد کو بھول جاتے ہیں بلکہ اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ بلکہ دنیا کی اکثریت محبت الٰہی کو نہ جانتی ہے، نہ سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ بلکہ اس کے مقابل پر یا تو ظاہری بتوں کی پوجا کی جاتی ہے یا بعض قسم کے بت دلوں میں گڑے ہوئے ہیں اور ان کی محبت ایسے لوگوں کے دلوں میں اتنی زیادہ گڑ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا تصور ہی نہیں رہتا۔ لیکن اس کے مقابلے پر حقیقی مومن اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت سب محبتوں سے زیادہ شدید رکھتے ہیں۔ پس اس آیت میں جہاں خداتعالیٰ سے دور ہٹے ہوؤں کو یہ وارننگ ہے کہ تم سمجھتے ہو کہ غیر اللہ سے محبت تمہیں کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے تو یاد رکھو کہ وہ سب بے طاقت چیزیں ہیں۔ ان میں کوئی طاقت نہیں۔ اصلی طاقت اور قوت تو خداتعالیٰ کو حاصل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ مَیں شرک کرنے والے کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ پس اس دنیا کی عارضی متاع تمہیں خداتعالیٰ سے دور لے جا کر تمہیں تمہارے بدانجام کی طرف دھکیل رہی ہے لیکن مومنوں کو بتایا کہ اگر مومن ہونے کا دعویٰ ہے تو حقیقی مومن کی یہ تعریف ہے کہ اس کو خداتعالیٰ سے محبت سب محبتوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس کی محبت ہر قسم کی محبت پر حاوی ہوتی ہے اور جو کچھ اسے دنیاوی اور اخروی انعامات ملنے ہیں وہ خداتعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہی ملنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے محبت، پھر اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے محبت کی طرف بھی راہنمائی کرتی ہے۔

پس ہمیشہ ایک مومن کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت تب کامل ہوگی جب اس کے رسول ﷺ سے بھی بے غرض محبت ہو۔ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰه (آل عمران: 32) کے مضمون کو سمجھنا ہوگا۔ درود و صلوٰۃ سے اپنی محبت کا اظہار کرنا ہوگا۔ دنیا کی کوئی محبت ان دونوں محبتوں پر حاوی نہیں ہونی چاہئے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے محبت کا بھی کہا ہے۔ تو دوسرے انسانوں سے محبت بھی خداتعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔ پھر فرمایا کہ مشرک تو شرک کر کے جو عذاب اپنے پر سہیڑ رہے ہیں وہ تو ہے ہی۔ لیکن مومن ہونے کا دعویٰ کرنے والے بھی اگر ان محبتوں کا خیال نہیں رکھیں گے جو خداتعالیٰ سے محبت کے نتیجہ میں پیدا ہونی چاہئے تو اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفت قوی کو اہمیت نہیں دے رہے ہوں گے۔ اُس کو اُس کا مقام نہیں دے رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی جو پکڑ ہے اس پر ایسے لوگوں کی نظر نہیں ہوتی۔ پس ایک مومن کو اپنی زندگی میں اپنا ہر قدم اپنے سب طاقتوں والے خدا کا ادراک رکھتے ہوئے اور اس کو سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اٹھانا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے مشرکین اور غیر اللہ کو خداتعالیٰ کے مقابلے پر زیادہ اہمیت دینے والوں کو جہاں ان کے بدانجام اور عذاب سے آگاہ کیا ہے اور ڈرایا ہے اور ان کے واقعات بیان کئے ہیں وہاں مومنوں کو اللہ تعالیٰ سے محبت کی گہرائی تلاش کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔

اس محبت کے بارہ میں کہ یہ کیسی محبت ہونی چاہئے اور اس کی اصل گہرائی کیا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:" جاننا چاہئے کہ محبت کوئی تصنع اور تکلف کا کام نہیں۔ بلکہ انسانی قویٰ میں سے یہ بھی ایک قوت ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ دل کا ایک چیز کو پسند کر کے اس کی طرف کھینچے جانا اور جیسا کہ ہر یک چیز کے اصل خواص اس کے کمال کے وقت بدیہی طور پر محسوس ہوتے ہیں (اچھی طرح محسوس کئے جاتے ہیں) یہی محبت کا حال ہے کہ اس کے جوہر بھی اس وقت کھلے کھلے ظاہر ہوتے ہیں کہ جب اتم اور اکمل درجہ پر پہنچ جائے۔ (جب اپنی محبت جو ہے انتہا کو پہنچ جائے، کامل ہو جائے تو پھر اس محبت کے جو جوہر ہیں، اس کے جو نتائج ہیں، اس کی جو خوبیاں ہیں وہی پھر ظاہر ہوتی ہیں۔)

فرمایا:" اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ (البقرة:94) یعنی انہوں نے گوسالہ سے ایسی محبت کی تو گویا ان کو گوسالہ شربت کی طرح پلا دیا گیا۔ درحقیقت جو شخص کسی سے کامل محبت کرتا ہے تو گویا اسے پی لیتا ہے۔ یا کھا لیتا ہے اور اس کے اخلاق اور اس کے چال چلن کے ساتھ رنگین ہو جاتا ہے اور جس قدر زیادہ محبت ہوتی ہے اسی قدر انسان بالطبع اپنے محبوب کی صفات کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اسی کا روپ ہو جاتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ جو شخص خدا سے محبت کرتا ہے وہ ظلّی طور پر بقدر اپنی استعداد کے اس نور کو حاصل کر لیتا ہے جو خدا تعالیٰ کی ذات میں ہے اور شیطان سے محبت کرنے والے وہ تاریکی حاصل کر لیتے ہیں جو شیطان میں ہے" ....۔

فرمایا" محبت کی حقیقت بالالتزام اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان سچے دل سے اپنے محبوب کے تمام شمائل اور اخلاق اور عبادات پسند کرے اور ان میں فنا ہونے کے لئے بدل و جان ساعی ہو (کوشش کرے) تا اپنے محبوب میں ہو کر وہ زندگی پاوے جو محبوب کو حاصل ہے۔ سچی محبت کرنے والا اپنے محبوب میں فنا ہو جاتا ہے۔ اپنے محبوب کے گریبان سے ظاہر ہوتا ہے (یعنی ہر وقت محبوب کے گریبان میں، اس کے دل میں اس کی تصویر رہتی ہے)" اور ایسی تصویر اس کی اپنے اندر کھینچتا ہے کہ گویا اسے پی جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ اس میں ہو کر اور اس کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اس کے ساتھ ہو کر لوگوں پر ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ درحقیقت اس کی محبت میں کھویا گیا ہے۔ محبت ایک عربی لفظ ہے اور اصل معنی اس کے پُر ہو جانا ہیں۔ چنانچہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ یعنی جب عربوں کو یہ کہنا منظور ہو جاتا ہے کہ گدھے کا پیٹ پانی سے بھر گیا تو کہتے ہیں کہ تَحَبَّبَ الْحِمَارُ (یعنی اس کا پیٹ پانی سے بھر گیا) اور جب یہ کہنا منظور ہوتا ہے کہ اونٹ نے اتنا پانی پیا کہ وہ پانی سے پُر ہو گیا۔ تو کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَحَبَّبَتْ۔ اور حَبّ جو دانہ کو کہتے ہیں (کسی بھی قسم کے دانہ کو حبّ کہتے ہیں) وہ بھی اسی سے نکلا ہے جس سے یہ مطلب ہے کہ وہ پہلے دانہ کی تمام کیفیت سے بھر گیا (اور جو پہلا دانہ تھا اس کی تمام کیفیت اس دانہ میں پیدا ہو گئی) اور اسی بنا پر اِحْبَاب سونے کو بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جو دوسرے سے بھر جائے گا وہ اپنے وجود کو کھو دے گا۔ گویا سو جائے گا اور اپنے وجود کی کچھ حس اس کو باقی نہیں رہے گی"۔

(نورالقرآن حصّہ دوم۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 430 تا 433)

پس اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت ایک مومن کے لئے یہ ہے کہ اس کی رضا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کی کوشش کرے اور پھر دیکھے کہ وہ طاقتور خدا جو ہے، سب طاقتوں کا مالک خدا جو ہے، قوی خدا جو ہے اس کے لئے کیا کچھ کرتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ حج میں 41ویں آیت میں طاقتور کافروں کے مقابلہ پر اپنے قوی ہونے کا ذکر کرتے ہوئے مومنوں کو تسلی دی ہے کہ اب کیونکہ ظلم کی انتہا ہو رہی ہے اس لئے باوجود کمزور ہونے کے، باوجود تعداد میں تھوڑے ہونے کے، باوجود بے سروسامان ہونے کے تم ان کافروں سے جنگ کرو جو نہ صرف شرک میں انتہا کئے بیٹھے ہیں بلکہ ظلم کی بھی انتہا کر رہے ہیں۔ اب مذہب کی بقا کا سوال ہے ورنہ ظلم جو ہیں بڑھتے چلے جائیں گے اور اللہ کے شریک ٹھہرانے والے کسی مذہب کو بھی برداشت نہ کرتے ہوئے ظلم کا نشانہ بناتے چلے جائیں گے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ۔وَلَوْ لَادَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا۔ وَلَیَنْصُرَنَّ اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ (الحج : 41) یعنی وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا، محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر (لڑا کر) نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

پس امن قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ظلم کا جواب سختی سے دینے کی اجازت دی۔ یہ کرو تو اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال رہے گی۔ پس یہاں اصولی بات بتا دی کہ مذہب کی جو جنگیں ہیں یا جو جنگ ہے وہ تمہارے پر ٹھونسی جائے تو دفاع کرنا ہے۔ نہ صرف اپنے مذہب کا دفاع کرنا ہے بلکہ غیر مذاہب کا بھی دفاع کرنا ہے کیونکہ مسلمان کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی مذہب کے پیرو سے بھی بزورِ بازو مذہب تبدیل نہیں کرانا۔ کیونکہ یہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور دنیا کا امن برباد کرنے والی بات ہے۔ ہدایت دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہوا ہے۔ ہاں پیار سے، طریقے سے، حکمت سے، تبلیغ کا فریضہ ایک مسلمان کو ادا کرنا چاہئے اور یہ اس کے لئے ضروری ہے۔

پھر تیسری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مذہبی جنگ میں مظلوم اور حق پر رہنے والے کی ضرور مدد کرتا ہے اور اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اس وقت جو ظلم ہو رہے تھے وہ مظلومیت کی انتہا تھی۔ مسلمانوں کی مکّہ میں جو حالت زار تھی وہ اس سے ہر وقت ظاہر ہو رہی تھی۔ مذہبی جنگیں ہجرت کے بعد اگر کسی سے کی جا رہی تھیں تو وہ مسلمانوں سے کی جا رہی تھیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اپنے قوی اور طاقتور ہونے کا ثبوت دیا اور بے سروسامان، تھوڑے اور ناتجربہ کار ہونے کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ اب جنگ کرو تو ان کی مدد بھی فرمائی اور فرشتوں کو مسلمانوں کی مدد کے لئے بھیجا۔ پس اس سے یہ بات بھی ظاہر ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے جنگ کی اجازت دفاع کے طور پر دی تھی۔ امن قائم کرنے کے لئے دی تھی۔ جہاد صرف وہ ہے جو مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف کیا جائے۔ باقی جو جنگیں ہوتی ہیں، چاہے وہ مسلمان مسلمان ملکوں کی ہوں یا مسلمانوں کی غیر مسلموں کے ساتھ ہوں وہ سیاسی اور قومی جنگیں کہلاتی ہیں اور آجکل جو جنگیں ہو رہی ہیں وہ سیاسی اور قومی جنگیں ہیں یہ جہاد نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا اعلان کر کے یہ فرمایا کہ مذہب پر حملہ کرنے والوں کے خلاف میں مذہب کے ماننے والوں کی مدد کروں گا اور کیونکہ اب آخری اور مکمل مذہب اللہ تعالیٰ کے اعلان کے مطابق اسلام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کا وعدہ فرمایا اور اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ کہہ کر یعنی اللہ تعالیٰ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے اس بات کا اعلان کر دیا کہ مسلمانوں کے خلاف اگر مذہبی جنگ ہو گی تو میں مدد کروں گا۔ پس آجکل کے جو حملے، فساد یا جنگیں ہو رہی ہیں جس میں مسلمان بجائے فتوحات کے رسوائی کا سامنا کر رہے ہیں یہ اس بات کا ثبوت ہے اور یہ دلیل ہے کہ یہ نہ جہاد ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں مذہبی جنگ ہے اور اسی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی تائید بھی حاصل نہیں ہے۔

پس مسلمانوں کو مذہب کے لئے تلوار اور توپ پکڑنے کی بجائے اپنے ایمان اور اعمال کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اصلاح کے لئے رونا چلّانا چاہئے۔ پھر بغیر توپ اور بندوق کے دنیا کو اپنی طرف مائل کرنے والے بن سکیں گے۔ دوسرے اس میں مسلمانوں کو یہ بھی حکم ہے کہ تمہیں قطعاً اجازت نہیں کہ کسی مذہب پر حملہ کرو یا طاقت استعمال کرو۔ پس آج اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم ہی قرآن کریم کی صحیح تعلیم ہے اور اسی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ اس پر عمل کریں اور پھر دیکھیں کہ قوی خدا کس طرح اپنی قدرت کا ہاتھ ظاہر فرماتا ہے اور کیا کیا نظارے دکھاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے ابتدائی ایام اور مسلمانوں پر ظلم اور جہاد کی اجازت اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا جو نقشہ ایک جگہ کھینچا ہے مَیں وہ بیان کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:" چونکہ مسلمان اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اس لئے ان کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوگا، جو اپنے تئیں دولت میں، مال میں، کثرت جماعت میں، عزت میں، مرتبت میں، دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اس وقت کے مسلمانوں یعنی صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودا زمین پر قائم ہو۔ بلکہ وہ ان راستبازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے۔ سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو۔ چنانچہ ان برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں، بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا۔ مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام

آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔ تب اس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گزر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنی پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے مَیں سب کچھ دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدائے قادر ہوں، ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔ یہ حکم تھا جس کا دوسرے لفظوں میں جہاد نام رکھا گیا اور اس حکم کی اصل عبارت جو قرآن کریم میں اب تک موجود ہے یہ ہے اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ نِ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ (الحج: 40-41) یعنی خدا نے ان مظلوم لوگوں کی جو قتل کئے جاتے ہیں اور ناحق اپنے وطن سے نکالے گئے فریاد سن لی اور ان کو مقابلہ کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے جو مظلوم کی مدد کرے۔ (الجز 17 سورۃ الحج) مگر یہ حکم مختص الزمان والوقت تھا ہمیشہ کے لئے نہیں تھا (اس زمانے کے لئے اور اس وقت کے لئے مختص تھا، خاص تھا) بلکہ اس زمانے کے متعلق تھا جبکہ اسلام میں داخل ہونے والے بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کئے جاتے تھے"۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17صفحہ 5-6)

پس اللہ تعالیٰ جو سب طاقت والوں سے زیادہ طاقتور اور قوی ہے اس کا غضب مظلوم کے لئے بھڑکا اور جیسا کہ دنیا جانتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان مظلوموں کو جو مکّہ میں آگ پر لٹائے جاتے تھے، جن کی ننگی پیٹھوں پر کوڑے مارے جاتے تھے، جن کے جسموں کو چیرا جاتا تھا اسی قوی خدا کی مدد اور نصرت سے نہ صرف ظلم سے بچایا بلکہ قیصر و کسریٰ کی حکومت کے والی بنا دیئے گئے۔ پس یہ ہے قوی خدا کی شان۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنے قوی ہونے کا ذکر کئی آیات میں کیا ہے اور تقریباً ہر جگہ اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے دشمنوں کے بدانجام کا ذکر فرمایا ہے یا بعض نصیحتیں فرمائی ہیں۔ دو مختلف آیتیں مَیں نے پڑھی ہیں۔ لیکن آئندہ کے لئے بھی اس میں خوشخبری دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ آئندہ بھی غالب آئیں گے۔ جیسا کہ سورۃ مجادلہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ (المجادلہ:22) کہ اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ حق ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ ہمیشہ تمام انبیاء کے مخالفین اپنے بدانجام کو پہنچے ہیں۔ جب تک مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کے علمبردار رہے اور اس پر عمل کرنے والے بنے رہے کامیابیاں ان کے قدم چومتی رہیں۔ جب نہ دین باقی رہا نہ اسلام باقی رہا تو اپنی اپنی حکومتیں بچانے کی فکر میں سارے لگ گئے کہ کم از کم جو چھوٹی چھوٹی حکومتیں ہیں وہی بچ جائیں۔

آجکل مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ ایسی تو نہیں جس کے متعلق کہا جا سکے کہ مسلمانوں کی بڑی شان و شوکت ہے۔ دوسرے لوگ ان کی اس شان کو دیکھ کر ان کی طرف رشک سے دیکھنے والے ہیں۔ یا اس شان و شوکت کی وجہ سے بعض ملک ان کی طرف حسد سے دیکھنے والے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ بعض ملکوں کی جو تیل کی دولت ہے اس پر غیروں کی نظر ہے اور وہ اس دولت کی طرف دیکھنے والے ہیں۔ بلکہ مسلمان جو ہیں دولتمند ترین ملک بھی اپنی بقا کے لئے غیر مسلموں کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پس اس وقت بظاہر مسلمانوں کی نہ شان و شوکت ہے، نہ ہی ترقی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ ہاں گراوٹ اور ذلت جو ہے وہ ہر اس شخص کو نظر آتی ہے جو اسلام کا درد رکھنے والا ہے تو کیا اللہ تعالیٰ کا غلبہ کا جو یہ وعدہ ہے یہ نعوذ باللہ غلط ہو رہا ہے یا اس غلبہ کے وعدے کی مدت گزر چکی ہے اور یہ ایک وقت تک کے لئے تھا۔ یا اللہ تعالیٰ کے قوی ہونے کی صفت میں کوئی کمی آ گئی ہے۔ یہ ساری باتیں غلط ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی سچا ہے اور اسلام جو تا قیامت رہنے اور ترقی کرنے والا مذہب ہے اس کے بارہ میں جو پیشگوئی ہے وہ بھی سچی ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کی طرح قوی ہونے کی صفت بھی ہمیشہ قائم رہنے والی ہے اور قائم رہے گی اور اسی غلبہ اور قوی ہونے کی صفت ثابت کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس زمانے کا امام بنا کر بھیجا ہے۔ جنہیں خود بھی انہی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا کہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ۔ پس دین اسلام کی روشنی نے دوبارہ دنیا میں پھیلنا ہے اور یہ دین مضبوطی کے ساتھ دنیا میں قائم ہونا ہے۔ اپنے قوی ہونے کے بارے میں بھی اور اس حوالے سے کہ آپ کی تائید اور نصرت بھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا اس بارے میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کئی مرتبہ الہام کے ذریعہ سے اطلاع دی۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الصَّمَدِ۔ (تذکرہ۔ صفحہ 82۔ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) کہ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنیٔ مطلق ظاہر کرے گا۔

پھر فرمایا: "اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ وہ قوی اور غالب ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 5-6)

پھر ایک جگہ فرماتا ہے اِنَّ رَبِّیْ قَوِیٌّ قَدِیْرٌ اِنَّہٗ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ میرا رب زبردست قدرت والا ہے۔ اور وہ قوی اور غالب ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ107)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے کہ "مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا۔ اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اَلْفِتْنَۃُ ھٰہُنَا فَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُوْلُوا الْعَزْمِ۔ اس جگہ ایک فتنہ ہے سو اولوالعزم نبیوں کی طرح صبر کر۔ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا۔ جب خدا مشکلات کے پہاڑ پر تجلّی کرے گا تو انہیں پاش پاش کر دے گا۔ قُوَّۃُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الصَّمَدِ۔ یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندے کے لئے وہ غنیٔ مطلق ظاہر کرے گا۔ مَقَامٌ لَا تَتَرَقَّی الْعَبْدُ فِیْہِ بِسَعْیِ الْاَعْمَالِ۔ یعنی عَبْدُاللّٰہِ الصَّمَدْ ہونا ایک مقام ہے کہ جو بطریق موہبت خاص عطا ہوتا ہے۔ کوششوں سے حاصل نہیں ہو سکتا"۔ (براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد اول صفحہ665۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر4)

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا یا بے نیاز ہونا یہ ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے اور خاص عطا اسی وقت ہوتی ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتا ہے لیکن پھر بھی عطا اللہ تعالیٰ کی عطا ہی ہے۔ انعام جو ہے اللہ تعالیٰ کا انعام ہی ہے۔ کسی کوشش سے عطا نہیں ہوتا لیکن بہرحال اس سے اللہ تعالیٰ سے بندے کا ایک تعلق ظاہر ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عطا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "مجھے اللہ جلّشانہ نے یہ خوشخبری بھی دی ہے۔ وہ بعض امراء اور ملوک کو بھی ہمارے گروہ میں داخل کرے گا اور مجھے اس نے فرمایا کہ مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6صفحہ 35)

فرمایا کہ: "یہ برکت ڈھونڈنے والے بیعت میں داخل ہوں گے اور ان کے بیعت میں داخل ہونے سے گویا سلطنت بھی اس قوم کی ہوگی۔ (یعنی جب بادشاہ داخل ہوں گے تو قومیں بھی داخل ہوں گی) پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھائے گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔

(تذکرہ صفحہ 8۔ ایڈیشن چہارم۔ مطبوعہ ربوہ)

پس یہ کوئی خوش فہمیاں نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا وعدہ ہے جو قوی ہے۔ جو سب طاقتوں والا ہے اور ہمیشہ اپنے انبیاء سے کئے گئے وعدے پورے کرتا آیا ہے اور آج تک بے انتہا وعدے ہم پورے ہوتے دیکھ بھی رہے ہیں۔ دیکھ چکے ہیں۔ ہماری مظلومیت کی حالت کو دیکھ کر جو بعض ملکوں اور خاص طور پر اسلامی ملکوں میں ہے یا ہمارے اپنے ملک پاکستان میں بھی ہے، دنیا یہ سمجھے گی کہ یہ کسی دیوانے کی بڑ ہے یہ لوگ باتیں کرتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ دنیا نے یہی سمجھا ہے اور خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمیشہ ہی غالب آئی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجّت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے"۔ (غلبہ کا مطلب یہ ہے کہ حجت زمین پر پوری ہو جائے کہ کوئی آگے دلیل نہ قائم کر سکے اور پیغام پہنچ جائے)۔ "اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے"۔ (یعنی جو سچائی انبیاء لے کر آتے ہیں ان کا جو بیج ہے وہ انبیاء کے ذریعہ سے پھیلا دیتا ہے۔) "لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر نا تمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں''۔

(الوصیت ۔ روحانی خزائن جلد 20صفحہ 304)

یہ الوصیت میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔ پس اس دوسری قدرت میں کتنی جلدی ہم نے اس غلبہ کا مشاہدہ کرنا ہے اس کا انحصار ہمارے اللہ تعالیٰ سے تعلق اس سے محبت اس کے رسول ﷺ سے محبت اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ خدا تعالیٰ کبھی کسی صادق سے بے وفائی نہیں کرتا۔ ساری دنیا بھی اگر اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی'' (اس کی دشمن ہو اور اس سے عداوت کرے تو اس کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتی۔) ''خدا بڑی طاقت اور قدرت والا ہے اور انسان ایمان کی قوت کے ساتھ اس کی حفاظت کے نیچے آتا ہے اور اس کی قدرتوں اور طاقتوں کے عجائبات دیکھتا ہے پھر اس پر کوئی ذلت نہ آوے گی۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ زبردست پر بھی زبردست ہے بلکہ اپنے امر پر بھی غالب ہے۔ سچے دل سے نمازیں پڑھو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اپنے سب رشتہ داروں اور عزیزوں کو یہی تعلیم دو۔ پورے طور پر خدا کی طرف ہو کر کوئی نقصان نہیں اٹھاتا۔ (خدا کی طرف ہو جاؤ۔ کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔) نقصان کی اصل جڑ گناہ ہے''۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 64)

اللہ کرے کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے کامل وفاداروں میں رہیں۔ ہر گناہ سے بچنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہر احمدی اپنے دل میں اس شدت سے بھڑکائے کہ تمام آلودگیاں جل کر خاک ہو جائیں، راکھ ہو جائیں اور پھر ہم دنیا کو وہ نظارہ دکھائیں جس کے دکھانے کے لئے ہی ہمارے دل میں تمنا اور آرزو ہے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

جماعت احمدیہ اٹلی کا کامیاب تعارفی و تبلیغی جلسہ

شہر کے میئر Roberto Brunelli کا جلسہ سے خطاب

جماعت احمدیہ ایک قانون پسند اور ذمہ دار جماعت ہے۔ (راوینہ شہر کی انتظامیہ کی گواہی)

یہ ایک امن پسند جماعت ہے، ان کا موٹو 'محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں' ان کے کردار کا مظہر ہے۔ (سیاسی راہنماؤں کے تاثرات)

(رپورٹ: آفتاب احمد تہال سیکریٹری امور خارجہ جماعت احمدیہ اٹلی)

مورخہ 10/ اکتوبر 2009ء کی صبح ہی سے احمدیہ مشن ہاؤس بیت التوحید میں مختلف علاقوں سے مخلصین کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ مکرم مولانا صداقت احمد صاحب کی قیادت میں ایک وفد جمعہ کی رات کو ہی پہنچ گیا تھا۔ آج San pietro in Casale شہر (جس کی حدود میں مشن ہاؤس واقع ہے۔) کے مرکز میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعارفی اور تبلیغی جلسہ کا انعقاد کیا جا رہا تھا۔ یہ جلسہ بعض مقامی افراد کی جماعت مخالف مہم کے جواب میں کیا جا رہا تھا تا کہ مقامی لوگوں کو جماعت اور اس کی تعلیمات سے آگاہ کیا جائے اور ان کے شکوک کو پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم کیا جا سکے۔ اس جلسہ کی تجویز مقامی میئر نے دی تھی اور اکثر انتظامات بھی انکی انتظامیہ ہی کی طرف سے کئے گئے تھے۔

جلسہ کا آغاز صبح 10:30 بجے ہوا۔ مکرم ملک عبد الفاطر صاحب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے جماعت کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ اہم معلومات اور تصاویر پروجیکٹر کے ذریعہ سکرین پر بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس کے بعد ایک اطالوی خاتون Sig.ra Manuela (جو ایک احمدی مکرم داؤد احمد صاحب کی اہلیہ ہیں) نے جماعت کے حق میں اپنے تاثرات پیش کئے اور جماعت سوئٹزرلینڈ کو وقتاً فوقتاً موصول ہونے والے تعریفی خطوط کا خلاصہ پیش کیا۔

یہاں کے مقامی میئر نے راوینہ (Ravenna) شہر کی انتظامیہ کی طرف سے جماعت کے حق میں موصول ہونے والا پُرستائش خط پڑھ کر سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک روز قبل راوینہ سے Assessore Ilario Farabegoli نے ان سے فون پر رابطہ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کے ساتھ خیرسگالی کے اظہار کے لئے گواہی کے طور پر ایک خط بھجوانے کے ارادہ کا اظہار کیا اور پھر بذریعہ ای۔ میل یہ خط بھیجا۔ خط کے متن کا خلاصہ یہ ہے۔

''جماعت احمدیہ کا ہماری انتظامیہ کے ساتھ پرانا تعلق ہے۔ یہ ایک ذمہ دار، سنجیدہ اور قانون پسند جماعت ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان سے بھرپور تعاون اور مدد کریں گے۔''

میئر نے اس کے ساتھ جماعت کے حق میں اپنے ریمارکس بھی دیئے۔

اس کے بعد خاکسار (آفتاب احمد) نے راوینہ (Ravenna) سے شامل ہونے والے وفد کے ارکان کا تعارف پیش کیا اور ان کو اپنے تاثرات پیش کرنے کی دعوت دی۔ ان سب نے جماعت کے پرامن نظریات کی تعریف کی اور خیرسگالی کے کلمات کہے۔ جن میں راوینہ کی کونسلر اور ڈیموکریٹک اور ریڈیکل پارٹی کے لیڈران کے علاوہ مختلف سیاسی سماجی شخصیات شامل ہیں۔

ان تاثرات کے اختتام پر خاکسار نے بعض بین الاقوامی لیڈرز کے جماعت کے متعلق خیالات پر مبنی وڈیوز اٹالین ترجمہ (sub-titles) کے ساتھ پیش کروائیں۔ جن میں وزیراعظم کینیڈا۔ برطانوی لیڈر جیک سٹرا اور دیگر شامل ہیں۔ اس سلسلہ میں مکرم داؤد احمد صاحب اور مکرم توصیف احمد قمر صاحب نے بہت محنت اور مہارت سے خدمت کی۔

اب ہمارے نو احمدی بھائی مکرم سعید Azougagh (آف مراکش) کی باری تھی انھوں نے ہیومینٹی فرسٹ کا تعارف اور خدمات پیش کیں۔ اہم معلومات اور تصاویر پروجیکٹر کے ذریعہ سکرین پر بھی دکھائی جا رہی تھیں۔ اس تعارف کے ختم ہونے پر خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے امن کے موضوع پر ایک تقریر کا خلاصہ اٹالین زبان میں پیش کیا جس کے ساتھ سکرین پر امن کانفرنس وغیرہ کے مناظر بھی دکھائے جا رہے تھے۔ ایک مقامی سیاسی راہنما نے مذہبی آزادی کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مشن ہاؤس کا پراجیکٹ منظور کرانے والے آرکیٹیکٹ نے بھی جماعت کے ساتھ اپنے تجربات سنائے۔

مکرم صدر صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے دوسرے مذاہب کے لوگوں سے رواداری کی تعلیم پر مبنی ارشادات بھی پڑھ کر سنائے۔

آخر پر مجلس سوال و جواب ہوئی۔ مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ جن کا ترجمہ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے اٹالین میں پیش کیا۔ سوالات بڑے دلچسپ تھے اور ان کے جوابات دلچسپ ترین اور مدلل تھے۔ مکرم صداقت احمد صاحب نے اسلام میں عورتوں کے حقوق، اور مذہبی رواداری کے حوالہ سے جماعت کی تعلیمات نبی پاک ﷺ کی احادیث اور اسوہ حسنہ کی روشنی میں بیان فرمائیں۔ حاضرین کے چہروں پر دوستانہ تاثرات سے پروگرام کی کامیابی کا بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔ 90 نشستوں کا یہ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ جن میں سے 70 افراد اطالوی تھے۔ آخر پر ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اس پروگرام کو اخبارات نے بھی کوریج دی ہے۔

28واں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جاپان

(رپورٹ: نجیب اللہ ایاز ۔ناظم اعلیٰ اجتماع)

مؤرخہ 12،11۔ اکتوبر 2009ء بروز اتوار اور سوموار مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کا 28واں سالانہ اجتماع فوجی پہاڑ Mount Fuji کے دامن میں بمقام گوتیمبا منعقد ہوا۔

اکثر خدام اور اطفال ۱۰ تاریخ کی شام تک ہی مقام اجتماع پر پہنچ چکے تھے۔ نماز تہجد اور فجر کے بعد ناشتہ اور مقام اجتماع کی تیاری کی گئی۔ صبح 9:45 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم ومحترم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج نے افتتاحی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے موجودہ دور اور اشاعت اسلام کے ضمن میں جماعت کی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے نوجوانوں کو خصوصی تحریک کرتے ہوئے اشاعت اسلام کے اس دور میں اپنی تمام کاوشیں بروئے کار لانے کو کہا تا کہ جاپانی قوم تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی ذمہ داری کا احسن رنگ میں ادا کر سکیں۔

افتتاحی تقریر میں جماعت جاپان کے ترجمان رسالہ ''النور'' کی اشاعت کی بھی خوشخبری دی۔ جو اردو اور جاپانی زبان پر مشتمل ہے۔ آپ نے نوجوان احمدی بچوں اور بچیوں کو اس رسالہ کی قلمی معاونت کی خصوصی تحریک فرمائی۔

افتتاحی تقریب کے بعد ذیلی تنظیموں کے الگ الگ علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ تلاوت، حفظ قرآن، اذان، نظم، تقریر، قصیدہ، معلومات، فی البدیہہ تقریر اور مضمون نویسی کے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ 11/ اکتوبر کو ہی نماز ظہر عصر کی ادائیگی اور وقفہ طعام کے بعد قریبی گراؤنڈ میں ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ آج موسم بہت اچھا تھا اور سورج نکلا ہوا تھا۔ دوڑ، لانگ جمپ وغیرہ کے نہایت دلچسپ مقابلہ جات کا انعقاد ہوا۔ ورزشی مقابلہ جات کا ایک نہایت دلچسپ پہلو انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کی ٹیموں کے مابین فٹبال میچ تھا۔ میچ کا آغاز بہت دلچسپ طریق سے ہوا اور انصار اللہ کی ٹیم نے بھرپور مقابلہ کیا اور پہلے ہاف کے اختتام پر خدام کی ٹیم 1-2 کے فرق سے آگے تھی۔ دوسرے ہاف میں خدام نے اپنے بھرپور کھیل کا مظاہرہ کیا اور یہ میچ 1-6 کے فرق سے مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کی ٹیم نے جیت لیا۔

اجتماع کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ پہلا اجلاس رات گیارہ بجے تک جاری رہا۔ شوریٰ کا دوسرا اجلاس اگلے دن صبح منعقد ہوا۔ علمی مقابلہ جات مکمل ہونے کے بعد اختتامی تقریب کے لیے مقام اجتماع کی تزئین و آرائش کی گئی۔ رہائش گاہوں کی صفائی اور دیگر ضروری کاموں کی تکمیل کے بعد اختتامی تقریب کا آغاز مکرم فرحان ملک صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم مکرم عمر احمد ڈار صاحب نے پیش کی جس کے بعد مجلس انصار اللہ کی تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ صدر صاحب انصار اللہ نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان نے انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم ظفر احمد ظفری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جن کی مدت صدارت مکمل ہو رہی تھی، انہوں نے اپنے ساتھ کام کرنے والے ممبران عاملہ اور دیگر خدام کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔ امسال مجلس انصار اللہ میں جانے والے خدام، سب سے کم عمر بچے، نیز دیگر مہمانوں کو بھی صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے تحائف دیئے۔ خدام اور اطفال کے لیے نہایت خوبصورت شیلڈز انعامات کے طور پر دی گئیں۔ ان شیلڈز پر ''تجدید عہد وفا'' حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصاویر اور خدام الاحمدیہ کا جھنڈا بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔

اختتامی دعا کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کا 28واں سالانہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے زیر ہدایت
مختلف زبانوں میں
تراجم قرآن کریم کی اشاعت

(نصیر احمد قمر۔ ایڈیشنل وکیل الاشاعت لندن)

فرنچ (French) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

فرنچ(French) ترجمہ قرآن کریم پر کام کا آغاز خلافت ثانیہ کے دور میں مکرم فضل الٰہی بشیر صاحب مبلغ ماریشس کی نگرانی میں 1963ء میں ماریشس میں ہوا۔ مکرم احمد حسن سوقیہ صاحب، مکرم عبدالستار سوقیہ صاحب اور مکرم الحاج احمد یداللہ بھنوں صاحب آف ماریشس پر مشتمل کمیٹی نے ترجمہ کا ابتدائی کام کیا۔ بعد ازاں اس ترجمہ کی چیکنگ اور نظر ثانی کے کئی مراحل طے ہوئے اور مختلف افراد کو اس سلسلہ میں کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب ؓ کی درخواست پر عالمی عدالت انصاف کے ایک رکن Dr. Stanley A quarom نے بھی اس کی نظر ثانی کی۔ ترجمہ کی عربی متن کے ساتھ پیسٹنگ کے بارہ میں تسلی اور اطمینان کے سلسلہ میں مکرم صالح محمد خان صاحب (سابق مبلغ بلجیم) اور مکرم عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب کو خدمت کا موقع ملا۔

اس فرنچ ترجمہ کے لئے حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کے انگریزی ترجمہ قرآن کو پیش نظر رکھا گیا۔ پہلا ایڈیشن 1985ء میں Alden پریس آکسفورڈ UK سے شائع ہوا۔ اس ترجمہ کی طباعت کے اخراجات مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمٰن صاحب آف امریکہ نے اپنے والد محترم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب (مرحوم) کی طرف سے ادا کئے۔

اس کے بعد کے ایڈیشنز (1995ء اور 1998ء) میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی طرف سے بعض آیات کے متبادل ترجمہ کو سمویا گیا اور مزید نظر ثانی کی گئی۔ یہ نظر ثانی مکرم عبدالحمید عبدالرحمٰن صاحب (آف ماریشس حال کینیڈا) اور مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب انچارج مرکزی فرنچ ڈیسک نے کی۔

دوسرا ایڈیشن 1995ء میں اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز کے زیر اہتمام Unwin Brothers Ltd. The Gresham Press, Old Woking سے اور تیسرا ایڈیشن 1998ء میں The Bath Press یوکے سے شائع ہوا۔

اب مکرم مولانا شمشیر احمد سوقیہ صاحب نے اس سارے ترجمہ پر مکمل نظر ثانی کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے اردو ترجمہ قرآن کو سامنے رکھتے ہوئے بہت سی آیات کا ترجمہ از سرنو کیا گیا ہے۔ ماریشس اور فرانس کے امراء جماعت کی نگرانی میں سارے ترجمہ کو مکمل طور پر کمپیوٹر پر ٹائپ کیا گیا ہے۔

اس وقت مرکزی فرنچ ڈیسک میں مکرم عبدالغنی جہانگیر خان صاحب اور مکرم عطاء القیوم جمن صاحب اس کو چیک کر رہے ہیں۔ اس نئے کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن میں خوبصورت عربی متن اور فرنچ ترجمہ کے علاوہ کئی ایک منتخب آیات پر تشریحی نوٹس اور سورتوں کے مضامین پر مشتمل تعارف اور انڈیکس بھی شامل ہوگا۔ انشاء اللہ۔

مالاگاسی (Malagasy) زبان میں ترجمہ قرآن مجید

مکرم محمد اقبال صاحب مبلغ مڈغاسکر لکھتے ہیں:

ملاگاسی زبان میں ترجمہ قرآن کی ضرورت کا اندازہ تو تبلیغی مہمات کے دوران ہی شدت سے ہو جاتا تھا جب تبلیغی نشستوں کے اختتام پر یہ سوال آ جاتا تھا کہ اگر ہم مسلمان ہو جائیں تو قرآن کا ترجمہ تو ابھی تک ہماری زبان میں ہوا نہیں ہم کیسے اسلام کو سمجھیں گے جبکہ بائبل ہماری زبان میں متعدد تراجم کے ساتھ موجود ہے۔

مالاگاسی ترجمہ قرآن کے کام کا آغاز مکرم مولانا صدیق احمد منور صاحب مبلغ سلسلہ مڈغاسکر کے دور میں 1999ء میں شروع ہوا۔ جبکہ یہ کام ایک مقامی مسلمان ٹیچر کے سپرد کیا گیا۔ اس نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ کے کچھ حصہ کا ترجمہ کیا لیکن پھر اپنی بعض پیشہ وارانہ ذمہ داریوں اور ذاتی مجبوریوں کی وجہ سے 2000ء میں اس کام سے معذرت کر لی۔

اس دوران 1999ء کے آخر میں مکرم صدیق احمد منور صاحب اپنی علالت کے باعث ماریشس سے پاکستان چلے گئے تو مکرم عطاء القیوم جمن صاحب (Ata ul Qayyum Joomun) نے مڈغاسکر مشن کا چارج لیا اور ترجمہ قرآن کے کام کی نگرانی بھی وہی کرنے لگے۔

اگست 2000ء میں قرآن کریم کے مالاگاسی زبان میں ترجمہ کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے Academic Malagache سے منسلک تین ماہرین زبان سے رابطہ کیا گیا۔ مالاگاسی زبان کے یہ تین ماہرین حسب ذیل تھے۔

(1) آنڈریاڈاہی محمودو صاحب (Andriadahy Mahmoudou)

(2) مسٹر جارج یوجین فانجا (Mr. Georges Eugene Fanja)

(3) مسز راماوونی رینا اولیوا راحامتامالالا (Mrs. Ramavonirina Oliva Rahamtamalala)

ان تینوں نے مل کر پہلے سے کئے گئے ترجمہ پر نظر ثانی اور تصحیح وغیرہ کا کام شروع کیا۔ Mr.Andriadahy Mahmoudou نے کچھ حصہ کا ترجمہ کیا لیکن پھر اپنی پیشہ وارانہ مجبوریوں کی بنا پر وہ کام جاری نہ رکھ سکے۔ چنانچہ مالاگاسی زبان میں قرآن کریم کے ایک بڑے حصہ کے ترجمہ کی سعادت Mr. Georges Eugene Fanja اور Mrs. Ramavonirina Oliva Rahamtamalala کو نصیب ہوئی۔

اس ترجمہ کے لئے حسب ذیل تراجم کو پیش نظر رکھا گیا۔

(1) انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت مولوی شیر علی صاحب ؓ) (2) اردو ترجمہ (حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ) (3) فرنچ ترجمہ قرآن (شائع شدہ 1998ء۔ تیسرا ایڈیشن)

جو حصہ بھی ایک ہفتہ کے دوران وہ ترجمہ کرتے وہ ہفتہ کے آخر پر مکرم عطاء القیوم جمن صاحب اور عزیز رضانی سلاماریجا صاحب کو دے جاتے۔ مکرم عطاء القیوم صاحب عربی متن کی وضاحت کرتے اور بھائی ریجا ملگاسی ترجمہ کو دیکھتے۔ پھر اگر کمی بیشی ہوتی تو دوبارہ ان ماہرین زبان کے ساتھ اس کو فائنل کر لیتے۔ پھر جب ایک پارہ مکمل ہو جاتا تو

(1) مکرم عطاء القیوم صاحب (Ata ul Qayyum Joomun) (2) مکرم رضانی سلاما ریجا (Rasafisalama Rija) (3) مکرم ندریمتا وینانس (Ndremita Venance) اس کی Revision کر لیتے تھے۔

جب پورا قرآن کریم ترجمہ ہو چکا تو پھر سے ایک مرتبہ مندرجہ بالا مترجمین کی ٹیم نے اس کی مکمل Revision کی جو جون 2003ء میں مکمل ہوئی۔ جولائی 2003ء میں عربی متن کی Pasting کے سلسلہ میں ترجمہ مکرم وکیل الاشاعت صاحب کو ربوہ بھجوایا گیا۔ جہاں سے عربی اور ملگاسی ٹیکسٹ کی پیسٹنگ اگست 2006ء میں مکمل ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں رپورٹ پیش ہوئی تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ صرف ترجمہ ہی کافی نہیں ہے۔ نئی قوم ہے بعض مقامات کی وضاحت ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن سے وضاحتی نوٹس کا اضافہ کیا گیا۔ تعارفی نوٹس اور فہرست سورۃ وغیرہ کا کام لندن سے مکرم عطاء القیوم جمن صاحب بذریعہ ای میل بھجواتے رہے جو بھائی رضانی سلاماریجا مکمل کر کے واپس بھجواتے رہے۔ مئی 2007ء تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

جون 2007ء سے دسمبر 2007ء تک ایڈیٹنگ اور Pre Presswork مکمل ہوا۔

مارچ 2008ء میں ماریشس میں Precigraph Limited پرنٹنگ کمپنی نے پہلی دفعہ پانچ ہزار کاپیاں شائع کیں۔

پرنٹنگ کے اخراجات جماعت ماریشس نے ادا کئے۔ اس کا A5 سائز ہے۔ کل 1016 صفحات ہیں۔

✿...... مکمل ترجمہ قرآن مع عربی ٹیکسٹ صفحہ 1 تا 946۔

✿...... دعا ختم القرآن مع ترجمہ صفحہ 947۔

✿...... مختلف عربی الفاظ و محاورات کی وضاحت صفحہ 948 تا 1016

اپریل 2008ء میں جماعت ماریشس کی درخواست پر Precigraph Limited کمپنی نے ہی بذریعہ بحری جہاز Rogers I.D.S. Madagascar کو یہاں مڈغاسکر میں 4500 کاپیاں بھجوائیں۔ 500 کاپیاں ماریشس میں ہی بطور سٹاک اور مرکزی لائبریریوں کو بھجوانے کی غرض سے رکھی گئیں۔

31 مئی 2008ء کو مکرم محمد امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس نے پریس کے نمائندوں اور Dignitaries کی موجودگی میں باقاعدہ ملگاسی ترجمہ قرآن کریم کو Launch کیا۔ لانچنگ سے قبل ہی خاکسار نے 27 مئی 2008ء کو Registration Department میں اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز کی پراڈکٹ کے طور پر مالاگاسی ترجمہ قرآن کو رجسٹرڈ کروالیا تھا۔

نیشنل ٹی وی اور نیشنل ریڈیو کے علاوہ دو پرائیویٹ ٹی وی چینلوں نے بھی مالاگاسی ترجمہ قرآن کی خبر کو مالاگاسی اور فرنچ زبانوں میں نشر کیا اور موقع کی تصاویر دکھائیں۔

(1) T.V.M NatioNAL t.v.Chanales

(2) M.B.S. (T.V.Chenal for President of Republic.)

(3) Viva (T.V.Chenal for Mayor of Tana.)

نیشنل ریڈیو۔ ریڈیو مڈغاسکر نے 20 منٹ کا فری پروگرام دیا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف، پرائمری سکول کا ذکر، قرآن کریم کے ترجمہ کا ذکر، خلافت کے سو سال پورے ہونے کا ذکر اور مڈغاسکر میں جماعتی مشنوں کا تعارف شامل تھے۔

ملکی اخبارات میں تین اخباروں نے فرنچ اور ملگاسی زبانوں میں ملگاسی ترجمہ قرآن کی خبر کو مع تصاویر شائع کیا۔

(1) N.Y Taratra (French)

(2) Vao Vao Ntsika (Malagasy)

(3) Quotidien (French)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مالاگاسی زبان میں مکمل قرآن کریم کا یہ پہلا ترجمہ ہے جس کی توفیق اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہی خلافت کی برکت سے نصیب ہوئی۔ فالحمدللہ۔

اہلسنت اور اہل تشیع مسلمانوں کی طرف سے 30واں پارہ اور کچھ سورتیں پہلے سے ترجمہ شدہ تھیں لیکن مکمل قرآن کریم نہیں۔ ایک اندازے کے مطابق مڈغاسکر کی موجودہ آبادی 20 ملین کے قریب ہے جس میں سات فیصد مسلمان ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملگاسی ترجمہ قرآن کو تمام ملگاسی قوم کے لئے اسلام کی راہیں کھولنے والا بنائے اور اس ترجمہ کے سلسلہ میں کام کرنے والے تمام افراد کو اپنے فضل سے اجر عظیم سے نوازے۔ آمین۔

بقیہ: اختتامی خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے سے روک سکتے ہیں۔ ان مخالفتوں کا سامنا کرنے کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابتداء میں ہی تیار کر دیا تھا۔ آپ علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

”مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو مَیں نے طے کرنا ہے......“ (کون سے ایسے خوفناک جنگل آنے والے ہیں جن کو مَیں نے طے کرنا ہے) ”جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے۔ نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔...........کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے“۔

(انوارالاسلام۔روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23-24)

آپ مزید فرماتے ہیں: ”تم خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اترے گی اور روح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتی المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری قبولیت لکھی جاوے۔“ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 68)

پس یہ وہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی۔ اور ہر احمدی جانتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی دینی پڑتی ہے لیکن الٰہی جماعتیں ان مخالفتوں کی وجہ سے اس پیغام کو پہنچانے سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔ تبلیغ کا یہ کام ہر احمدی نے کرنا ہے۔ اپنے اندر اخلاص و وفا پیدا کرتے ہوئے کرنا ہے۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے کرنا ہے۔ اپنے عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے کرنا ہے۔ کیونکہ یہی حواریوں کا کام ہے۔ اور جیسا کہ میں نے کہا برطانیہ کے جلسے کے بعد اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا بڑا مثبت ردعمل ہر علاقے اور ہر طبقے اور ہر ملک سے ہو رہا ہے۔ پس یہ ایک پاک انقلاب ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے اندر پیدا کیا ہے۔

ایک تو عمومی رنگ میں ہر احمدی کا یہ فرض ہے ہی کہ اپنے اپنے دائرے میں اس نیک پیغام کو پہنچانے کی کوشش کرے جس کو خود اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے۔ لیکن قرآن کریم نے ایک خاص گروہ کا بھی ذکر فرمایا ہے جو قرآن کریم کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے دین کا علم حاصل کرتے ہیں اور پھر اس علم کو آگے پھیلانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آل عمران:105) اور چاہئے کہ تم میں سے ایک جماعت ہو، وہ بھلائی کی طرف بلاتے رہیں اور اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور یہی ہیں وہ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پھر فرمایا: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ (التوبہ:122) مومنوں کے لئے ممکن نہیں کہ وہ تمام کے تمام اکٹھے نکل کھڑے ہوں۔ پس ایسا کیوں نہیں ہوتا کہ ان کے ہر فرقے میں سے ایک گروہ نکل کھڑا ہو تا کہ وہ دین کا فہم حاصل کریں اور وہ اپنی قوم کو خبردار کریں جب وہ ان کی طرف واپس لوٹیں تا کہ شاید وہ ہلاکت سے بچ جائیں۔

پس پہلے تو ہر ایمان لانے والے کی یہ ایک عمومی ذمہ داری ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ وہ خیر جس سے اس کو حصہ ملا ہے اس خیر کو آگے پہنچائیں اور کسی خوف کو راہ میں روک نہ بننے دیں۔ بے شک حکمت سے ہر کام مومن کی فراست کا حصہ ہے۔ لیکن موعظۂ حسنہ دشمنیوں کی آگ کو ٹھنڈا بھی کر دیتا ہے۔ اور جیسا کہ میں گزشتہ یوکے کے جلسہ میں بھی کہہ چکا ہوں کہ دنیا کی بہت بڑی تعداد امن کے راستوں کی تلاش کے لئے بے چین ہے۔ پس یہ کام تو ہم میں سے ہر ایک نے کرنا ہے لیکن ہر ایک کیونکہ مکمل طور پر اس کے لئے نہ علم رکھتا ہے نہ وقت دے سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے امّت میں سے ایک گروہ کی یہ ذمہ داری لگائی ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے جماعت میں وقف زندگی کا نظام موجود ہے۔ پس ہر نوجوان جو اپنے آپ کو دین کا علم حاصل کرنے کے لئے پیش کرتا ہے، دین کا علم سیکھ کر اسے پھیلانے اور تبلیغ کرنے کے لئے پیش کرتا ہے، اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک عہد باندھا ہے اور جان چلی جائے تو چلی جائے لیکن اس عہد بیعت پر کبھی آنچ نہ آئے۔ پس یہ انعام جو خیر کی صورت میں ہمیں ملا ہے اور ہم میں سے وہ جو اس کی گہرائی کا علم حاصل کرتے ہیں ان کا کام ہے کہ اپنی جان لڑا کر دنیا کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچائیں۔ ہر ایک کو وہ علم اور فہم نہیں ہو سکتا جو ایک علم حاصل کرنے والے کو ہوتا ہے۔ پس ہمارے مربیان اور مبلغین کا کام ہے کہ اس علم کو جو خدا تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے پھیلائیں۔ جماعت نے ان پر پیسہ اور وقت خرچ کر کے انہیں اس قابل بنایا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خاص فوج میں شامل ہو جائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صفِ اول کے مجاہدین کہلانے والے ہونے چاہئیں۔ اسی طرح اپنوں کی تعلیم اور تربیت بھی بہت بڑا کام ہے جو ہمارے مربیان اور مبلغین کے سپرد ہے تا کہ ہمیشہ وہ کمزوریاں جو جماعت میں پیدا ہوتی ہیں اور جو انعامات سے محرومیت کا باعث بنتی ہیں وہ بھی دور ہوتی رہیں اور جب وہ دَور آئے اور نظر آ رہا ہے کہ آنے والا ہے کہ جب فوج در فوج لوگ جماعت میں داخل ہوں گے تو پھر بہت بڑی ذمہ داری پڑ جاتی ہے، بہت بڑھ کر کام کرنا پڑے گا۔ بے شک ہر احمدی کا بھی یہ کام ہے کہ اپنا جائزہ لے لیکن جو اس کام کے لئے متعین کئے گئے ہیں اور جنہوں نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے پیش کیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صف اوّل کے مجاہدین کا کردار ادا کرنے والے بنیں گے ان کا سب سے اوّل یہ فرض ہے کہ اپنے جائزے لیں۔

پس آج وہ نوجوان دنیا کے مختلف جامعات احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں وہ بھی یہ عہد کریں کہ ہم نے اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی قسم کی دنیاوی خواہش کو روک نہیں بننے دینا۔ جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اپنے جائزے لیں کہ کیا ہم اپنے وقف زندگی ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں؟ ایک بہت بڑی تعداد واقفینِ نَو کی جامعات سے فارغ ہو کر نکلنے والی ہے۔ ان کے سامنے پرانے واقفین کے بہترین نمونے ہونے چاہئیں۔ پس خالص ہو کر اپنے وقف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جُت جائیں۔ اپنے سامنے وہ مثالیں رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پیش کیں۔ ہمارے سامنے وہ مثالیں ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تربیت یافتہ صحابہ نے قائم کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی ایک ایسی تعداد ہے جن کی قربانیاں قدر کی نگاہ سے دیکھی جانے والی ہیں۔ لیکن اس گروہ میں تو سو فیصد ایسی قربانی کرنے والے ہونے چاہئیں جن کے نمونے ہر احمدی کے لئے مشعل راہ ہوں۔ کسی مربی اور کسی مبلغ اور کسی معلم اور کسی واقف زندگی کی طرف کبھی کوئی انگلی اعتراض کے رنگ میں نہ اٹھے۔ گو کہ سو فیصد تو ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ بعض لوگوں کو اعتراض کی عادت ہوتی ہے اور اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں اور انہوں نے اعتراض کرنا ہی ہوتا ہے۔ لیکن ایک واقف زندگی کا کردار ایسا ہو کہ ہر اعتراض معترض کے منہ پر طمانچہ بن کر پڑے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے يَدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (آل عمران:105) کا ترجمہ اس طرح فرمایا ہے کہ ”جو نیکی کی طرف دعوت کریں اور امرِ مَعْرُوْف اور نَہِی عَنِ الْمُنْکَر اپنا طریق رکھیں“۔

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 331)

اب دیکھیں نیکی کی طرف دعوت کون کر سکتا ہے، وہی جو خود نیکیوں کو بجا لانے کی طرف توجہ دینے والا ہوگا۔ ایک بے علم اور جاہل تو بعض غلطیاں کر کے قابل معافی ہو سکتا ہے لیکن ایک صاحب علم جو دوسروں کو تو وعظ کرتا ہے لیکن اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھتا اس کے لئے بہت خوف کا مقام ہے۔ پس دین کا علم رکھنے والوں کو بہت زیادہ اپنی فکر کرنی چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے: امرِ مَعْرُوْف اور نَہِی عَنِ الْمُنْکَر اپنا طریق رکھیں۔ معروف کا حکم تبھی دیا جا سکتا ہے اور برائیوں سے تبھی روکا جا سکتا ہے جب خود بھی اپنا یہ طریق ہو۔ وسعت حوصلہ بے انتہا ہو۔ عاجزی ہو۔ دوسروں کے جذبات کا خیال ہو۔ تکلیفیں برداشت کرنے کی عادت ہو۔ گھریلو زندگی حتی الوسع جنت نظیر بنانے کی کوشش ہو۔ اس میں چونکہ واقف زندگی کی بیوی کا بھی بہت بڑا دخل ہے اس لئے ایک واقف زندگی کی بیوی کو بھی کبھی ایسے مطالبات نہیں کرنے چاہئیں جو واقف زندگی کے لئے تکلیف مالا یطاق ہو۔ اور سب سے بڑھ کر دعاؤں اور عبادات اور نوافل پر بہت زیادہ زور ہو کیونکہ اپنے زور بازو سے نہ کسی کو کوئی اچھائی کی طرف مائل کر سکتا ہے نہ برائیوں سے کوئی روک سکتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت ہے اور مدد دعاؤں کے ذریعے ہی حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس یہ باتیں ہوں گی تو آپ بہترین مربی، واعظ اور مبلغ ہوں گے ورنہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے نیچے آئیں گے کہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم خود نہیں کرتے۔ لیکن یہاں مَیں اس بات کو واضح کر دوں کہ یہ حکم صرف واقفین کیلئے نہیں ہے۔ گو ان کو سب سے بڑھ کر اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے تبھی تبلیغ کے میدان میں ترقی ہو سکتی ہے۔ اگر ایک مربی اپنی بھرپور کوشش کر بھی رہا ہو لیکن افراد جماعت کے نمونے اس ماحول میں ایسے ہیں جو دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن رہے ہیں تو مبلغ کی کوشش کوئی کام نہیں دکھا سکتی۔ پس ہر فرد جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ جماعت کا سفیر ہے اور جب یہ مشترکہ کوششیں ہوں گی تب تبلیغ کے میدانوں میں وسعتیں پیدا ہوتی چلی جائیں گی۔

مَیں واپس مبلغین کی طرف آتے ہوئے ان کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد رکھنا چاہتا ہوں اور ہر ایک نے یہ پڑھا بھی ہوگا لیکن اگر مستقل اس کی جگالی نہیں کرتے تو اُس پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ تَفَقُّه فِی الدِّیْن کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:

”یعنی ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو تَفَقُّه فِی الدِّیْن کریں۔ یعنی جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے اس میں تفقہ کر سکیں۔ یہ نہیں کہ طوطے کی طرح یاد ہو اور اس پہ غور و فکر کی مطلق عادت کا مذاق ہی نہ ہو۔ اس سے وہ غرض حاصل نہیں ہو سکتی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے۔..........لیکن چونکہ سب کے سب ایسے نہیں ہو سکتے اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ سب کے سب ایسے ہو جائیں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ ہر جماعت اور گروہ میں سے ایک ایک آدمی ہو اور گویا ایک جماعت ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو تبلیغ اور اشاعت کا کام کر سکیں۔ اس لئے بھی کہ ہر شخص ایسی طبیعت اور مذاق کا نہیں ہوتا۔“ (ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 598-599 مطبوعہ ربوہ۔ بحوالہ الحکم جلد 10 نمبر 2 مورخہ 17 جنوری 1906 صفحہ 4)

پس جو میدان عمل میں ہیں وہ بھی اپنے علم کو بڑھاتے چلے جائیں۔ اور دنیا میں جو مختلف جامعات احمدیہ کھل چکے ہیں ان میں پڑھ رہے ہیں وہ بھی یاد رکھیں کہ غور اور فکر کی بھی عادت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

فرمان کے مطابق علم میں تو قبر میں جانے تک اضافہ کرتے رہنا چاہئے۔اس لئے مطالعہ اور غور پر بہت زور دینے کی ضرورت ہے تا کہ پھر یہ زیادہ بہتر رنگ میں تبلیغ کرنے کا ذریعہ بن سکے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے علم سیکھا اور آگے پھیلایا۔اپنے پاک نمونے دکھائے اور لوگوں کے دلوں کو گھائل کیا۔اپنی دعاؤں سے عرش کے پائے ہلائے اور شمال اور جنوب اور مشرق اور مغرب میں پھیل گئے۔معترضین کے ایسے مدلّل جواب دیئے کہ ان کے منہ بند کر دیئے۔احادیث کی روایات بھی ہمیں ان لوگوں کے ذریعہ سے ہی پہنچی ہیں اور ہمارے علم کا باعث بنی ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے در پر دھونی رمائی ہوئی تھی۔حضرت ابو ہریرہؓ جو بہت بعد میں آئے لیکن بے انتہا روایتوں کے راوی بن کر ہم پر احسان عظیم کر گئے۔وہ کسی آسائش کی تلاش کے لئے وہاں نہیں بیٹھے رہتے تھے بلکہ اس قدر بھوک اور فاقے برداشت کرنے پڑے کہ اکثر بے ہوش ہو جاتے تھے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ تھے جنہوں نے تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا۔ان کے واقعات کا مطالعہ بھی ہمارے واقفینِ زندگی کو خصوصاً اور افراد جماعت کو عموماً کرنا چاہئے۔انکی قربانیوں کو یاد رکھنا چاہئے۔یہ بعض پرانے بزرگ ایسے بھی ہوں گے جنہوں نے اپنی زندگیاں دین کے لئے گزار دیں لیکن ان کی اولادوں میں سے کوئی بھی تَفَقُّه فِي الدِّيْن کے لئے آگے نہیں آیا۔اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفین نو سکیم کے ذریعہ سے اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔لیکن وہ نمونے اور وہ معیار بھی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو ہمارے بزرگوں نے دکھائے اور جن کی وجہ سے ان کا خدا تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہوا۔ان لوگوں نے دنیاوی جاہ وحشمت کی پرواہ نہیں کی اور بعض اپنی بڑی اچھی نوکریاں چھوڑ کر، دنیاداری کو چھوڑ کر دین کی خدمت کیلئے آگے آ گئے اور پھر دین کو دنیا پر ایسے مقدم کیا کہ کبھی دنیا کا خیال ہی نہیں آیا۔جوں جوں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے سے دور جا رہے ہیں ہمیں ایک خاص کوشش اور دعا کے ساتھ دین کا علم سیکھنے کے ساتھ ساتھ قربتِ الٰہی اور معرفتِ الٰہی کے حصول کے راستے بھی تلاش کرنے چاہئیں۔اپنی جانوں کو اس مقصد کے حصول کے لئے ہر سختی کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

(باقی آئندہ)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ سپین کی

دوسری نیشنل سالانہ تربیتی کلاس کا انعقاد

(محمد عبداللہ ندیم۔مبلغ انچارج سپین)

الحمدللہ کہ مورخہ 2 تا 8 /اگست 2009ء کو جماعت احمدیہ سپین کے خدام و اطفال کو دوسری سالانہ تربیّتی کلاس مسجد بشارت پیدروآباد میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

کلاس کے انعقاد کا پروگرام تین ماہ قبل نیشنل مجلس عاملہ کے مشورہ سے طے پایا۔کلاس کے انعقاد کی تمام جماعتوں میں اطلاع کی گئی۔

اس کلاس کا آغاز مؤرخہ 2 /اگست کو مکرم محترم امیر صاحب جماعت احمدیّہ سپین کی صدارت میں ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم محترم امیر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں احمدی نوجوانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس امر کی تلقین کی کہ ایک احمدی خادم اور غیر احمدی میں نمایاں فرق ہونا چاہئے جسے ہر دیکھنے والا محسوس کرے۔دوسرا امر جس کی طرف محترم امیر صاحب نے بالخصوص توجہ دلائی وہ یہ تھا کہ ہر شامل ہونے والا خواہ وہ چھوٹا ہے یا بڑا ہو کچھ نہ کچھ سیکھے اور جو بھی سیکھے اچھی طرح سیکھے تا کہ مستقبل میں اس سے فائدہ اٹھا سکے اور جماعت کے لئے نافع وجود بن سکے۔مکرم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد کلاس کا آغاز ہوا۔ اس کلاس کے دوران:

✿...... روزانہ نمازِ تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی۔بفضلِ خدا نمازِ تہجد میں حاضری روزانہ سو فیصد ہوتی رہی۔

✿...... نمازِ فجر کے بعد تمام شاملین باقاعدہ تلاوتِ قرآنِ مجید کرتے رہے۔

✿......سورۃ بقرہ کی پہلی سترہ آیات اور آخری پندرہ سورتیں سپینش اور اُردو ترجمہ کے ساتھ سبقاً سبقاً پڑھائی گئیں اور زبانی یاد کروائی گئیں۔

✿...... چہل احادیث میں سے پینتیس احادیث سپینش اور اُردو ترجمہ کے ساتھ پڑھائی گئیں نیز روزانہ کی ایک حدیث یاد بھی کروائی جاتی رہی۔

✿......منتخب تحریرات میں سے چند اقتباسات سپینش اور اُردو زبانوں میں پڑھائے گئے اور ان کی آسان زبان میں تشریح کر کے سمجھائے گئے۔

✿...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے پہلے 20 شعر یاد کروائے گئے۔

✿...... وفاتِ مسیحؑ، ختمِ نبوت، تردید کفارہ، تردید الوہیتِ مسیحؑ اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر ایک ایک دلیل سمجھائی گئی۔

✿...... دینی معلومات کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع رحمہ اللہ کے ادوار کا کچھ حصہ پڑھایا گیا۔

✿......روزانہ شام کو ایک گھنٹہ کھیل کا پروگرام ہوتا رہا جس میں طلباء کرکٹ یا فٹ بال (اپنے اپنے شوق کے مطابق) کھیلتے رہے۔

✿...... مؤرخہ 7 /اگست کو تمام شاملین کو مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر مرحوم کی قبر پر دعا کے لئے قبرستان اجتماعی طور پر لے جایا گیا۔

✿...... کھانا پکانے اور صفائی کے لئے تمام شاملین باری باری ڈیوٹی دیتے رہے۔

✿...... اطفال سے باری باری اذان دلوائی جاتی رہی اور تکبیر بھی یاد کروائی گئی۔

✿...... مؤرخہ 8 /اگست کو امتحان لیا گیا۔

✿...... 8 /اگست کو ہی اختتامی تقریب منعقد کی گئی۔اختتامی تقریب میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیّہ سپین نے شمولیّت کی۔

✿...... تمام شاملین کلاس کو خلافت جوبلی کے لوگو والی گھڑیاں انعام دی گئیں۔

✿...... کلاس میں تدریس کے فرائض مکرم عبدالصبور صاحب نعمان مبلغ سلسلہ اور خاکسار (محمد عبداللہ ندیم) نے ادا کئے۔

✿...... اس کلاس میں جماعت Madrid, Pedro Abad Valencia کے 18 خدام و اطفال نے شمولیت کی

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاملین کلاس کو ترقیات سے نوازتا چلا جائے جماعت کے مفید وجود بنائے اور جو کچھ انہوں نے یہاں سیکھا ہے اس سے کماحقہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

✿✿✿✿✿✿

اہلُ اللہ کی پہچان

مرے کفر کا جب اعلان ہوا — مرا پختہ اور ایمان ہوا
جس روز بہتّر ایک ہوئے — وہ دن یوم فرقان ہوا
انسان کے روپ میں ہی شیطاں — فرعون ہوا ، ہامان ہوا
اب لاٹھیاں والے میں بھی وہی — سرگرمِ عمل شیطان ہوا
اے کلمہ مٹانے والے خود — ترے مٹنے کا سامان ہوا
تجھے زعم ہے طاقت و کثرت کا — مجھے کافی ربّ رحمان ہوا
تیرا محور فانی دنیا ہے — میرا قبلۂ جاں قرآن ہوا
''سب ٹھاٹھ دھرا رہ جائے گا'' — جب اشک کوئی طوفان ہوا
میرے قلم کو نسبت اس سے ہے — جو قلم کا ہے سلطان ہوا
ہر دور میں کلمۂ حق ظفرؔ — اہل اللہ کی پہچان ہوا

(مبارک احمد ظفر۔لندن)

SHAHEEN REISEN
Authorised Travel Agency

آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنیوالوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ فوراً حاصل کریں۔نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لیئے FERRY کی سستی بکنگ کروائیں مذید معلومات کے لیئے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔شکریہ

Arshad Ahmad Shahbaz
-Chief Executive-

Fon: 06151 - 36 88 525
Fax: 06151 - 36 88 526

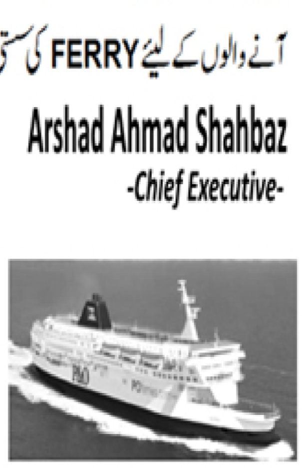

info@shaheenreisen.de

Ferry offer for UK
! OPEN TICKETS !

Adresse: Esselbornstr. 8 - 64289 Darmstadt

Bankverbindung: Shaheen Reisen - Kontonr.: 716 985 504 - BLZ: 370 100 50 - Postbank Köln

www.shaheenreisen.de

بقیہ :درس القرآن از صفحہ نمبر 16

شخص نے سومرتبہ اس سورۃ کو پڑھا تو وہ آگ سے محفوظ ہوگیا۔

پھر یہ اللہ تعالیٰ کی توحید کو یاد دلاتی ہے۔

پھر رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ اِنَّ لِکُلِّ شَیْءٍ نُوْرًا وَ نُوْرُ الْقُرْاٰنِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کہ ہر چیز کا ایک نور ہوتا ہے اور قرآن کا نور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ توحید کو ماننے والا قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس سورۃ میں توحید کا ذکر ہے۔ پس یہ عذاب سے امن میں رکھنے والی ہے۔

پھر یہ سورۃ شیطان کو بھگانے والی ہے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 10)

حضور ایدہ اللہ نے اس سورۃ کے فضائل کا تذکرہ حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر کے حوالہ سے کرتے ہوئے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورۃ کو ثلث قرآن قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ مَنْ قَرَأَ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ فَکَاَنَّمَا قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ (فتح القدیر) یعنی جس نے سورۃ الاخلاص کو پڑھا تو گویا اس نے قرآن کریم کے تیسرے حصہ کو پڑھا۔ نیز ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّھَا لَتَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ۔ (فتح القدیر) یعنی وہ ذات جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سورۃ الاخلاص قرآن کریم کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اس کی یہ وضاحت فرمائی ہے کہ اس سورۃ کے ثُلُثِ قرآن ہونے سے یہ مراد نہیں کہ یہ سورۃ قرآن کریم کے حجم کا تیسرا حصہ ہے۔ بلکہ صرف یہ مراد ہے کہ اس کا مضمون خاص اہمیت رکھتا ہے قرآن کریم اور احادیث کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دو بڑے فتنے پیدا ہونے والے تھے۔ ایک دجّالی فتنہ اور دوسرا یاجوج و ماجوج کا فتنہ۔ اور ان دونوں فتنوں نے یکے بعد دیگرے اسلام کے ساتھ ٹکر لینی تھی۔ ایک فتنہ خدائے واحد کی بجائے تین خداؤں کا عقیدہ لئے ہوئے ہے یعنی خدا باپ۔ خدا بیٹا۔ خدا روح القدس۔ اور دوسرا فتنہ دہریت کا ہے۔ یعنی وہ سرے سے خدا کا منکر ہے۔ قرآن کریم نے ان ہر دو فتنوں کے عقائد کی تردید کی ہے اور صحیح عقائد کو بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم خدا باپ کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔ اور اسی طرح سے خدا باپ کے ربّ ہونے اور ایک ہونے کی تائید کرتا ہے۔ روح القدس اور خدا بیٹے کی نفی پورے زور سے کرتا ہے گویا قرآن کریم نے خدا باپ کی خدائی کو قائم کیا ہے اور خدا بیٹے اور خدا روح القدس کی تردید کی ہے۔ اس لئے یہ صاف بات ہے کہ چونکہ خدا باپ کی تائید قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے اس لئے سورۃ اخلاص بھی قرآن کریم کا تیسرا حصہ ہے۔ درحقیقت قرآن کریم کا کام توحید کو ثابت کرنا اور غلط عقائد کو مٹانا ہے۔ پس جب اس سورۃ نے نہایت جامع مانع الفاظ کے ساتھ مختصر طور پر وہ مضمون ادا کر دیا جس سے غلط عقائد کا ابطال ہوتا ہے اور توحید کی حقیقت کو بیان کر دیا تو یہ سورۃ ثلث قرآن کیا بلکہ سارے قرآن کے برابر ہوگئی۔

روح المعانی میں لکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس کو اعظم السور کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔

(ماخوذاز تفسیر کبیر جلد 10 صفحہ 516-519)

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفلق کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد پڑھ کر سنایا۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں شریر مخلوقات کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اور اندھیری رات سے خدا کی پناہ میں آتا ہوں۔ یعنی یہ زمانہ اپنے فساد عظیم کے رو سے اندھیری رات کی مانند ہے۔ سو الٰہی قوتیں اور طاقتیں اس زمانہ کی تنویر کے لئے درکار ہیں۔ انسانی طاقتوں سے یہ کام انجام ہونا محال ہے''۔

(براہین احمدیہ صفحہ 507 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 762)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا: پس اس زمانہ میں دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ہر شر سے بچنے کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعاؤں کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اَعُوْذُ کے معنے ہیں مَیں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔ مَیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹے رہنا چاہتا ہوں۔ اور چمٹے رہنا اس طرح سے جس طرح بچہ خوفزدہ ہو کر ماں کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔ اَعُوْذُ کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے ساتھ چمٹ جاؤ کہ کوئی چیز تمہیں اس سے علیحدہ نہ کر سکے۔

حضور نے فرمایا کہ مختلف معانی کی رو سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کے کئی معنے ہوں گے۔ مختصر یہ کہ مَیں اس خدا کی پناہ چاہتا ہوں جو اندھیرے کے بعد روشنی پیدا کرتا ہے۔ مَیں اس خدا کی پناہ چاہتا ہوں جس نے سب کچھ پیدا کیا ہے یا جس نے جہنم کو پیدا کیا ہے۔ جس نے دو گھاٹیوں کے درمیان ایک عمدہ میدان بنایا ہے۔ یعنی افراط و تفریط سے ہٹا دیا اور اسلام کو ایک ایسا مذہب بتایا جو وسطی مذہب ہے۔ یا مَیں اس خدا کی پناہ میں آتا ہوں جس کا اقتدار قید خانوں پر بھی ہے۔ اس خدا کی پناہ چاہتا ہوں جو نہروں کا ربّ ہے۔ دریاؤں اور پانیوں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت ہے۔ آج کل پانی کا مسئلہ بھی اتنا شدید ہوگیا ہے کہ دنیا میں اس کی خاطر لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ اور پانی ہی ہے جو ڈبونے کا باعث بنے گا۔ آج کل موسم میں جو گرمی پیدا ہو رہی ہے اس کی وجہ سے گلیشیئر کی برف پگھل رہی ہے اور سمندروں کی سطح بلند ہو رہی ہے۔ اس میں کئی ملک ڈوب جائیں گے۔ UK کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ آئندہ پچاس سال میں اس کا کچھ حصہ پانی کے اندر آ جائے گا۔ حضور نے فرمایا کہ پانی زندگی کے لئے بھی ضروری ہے اور زندگی کا اہم جزو بھی ہے لیکن ختم کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ طوفان آتے ہیں تو تباہی آتی ہے۔

اسی طرح مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ کے معنے ہوں گے (1) مَیں پناہ چاہتا ہوں رات کی تاریکی کے شر سے جب کہ اندھیرا چھا جائے۔ (2) مَیں پناہ چاہتا ہوں اس وقت کے شر سے جب سورج غروب ہو جائے۔ (3) پناہ چاہتا ہوں اس وقت کے شر سے جب چاند اور سورج کو گرہن لگے۔

حضور نے فرمایا کہ مسیح موعودؑ کے وقت میں چاند سورج کو گرہن لگا جو آنحضرتؐ نے مسیح موعودؑ کی آمد کی نشانی بتائی تھی۔ اب اس گرہن کو نہ ماننے والے اللہ تعالیٰ کے غضب کے مورد بنے۔ اور پھر یہ کہ مسیح موعودؑ کو ماننے کے بعد اس سے دور ہٹنا بھی انسان کو عذاب میں مبتلا کر سکتا ہے اس لئے ہمیشہ شر سے پناہ مانگنی چاہئے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا ...... (آل عمران :9)۔ پھر (4) پناہ چاہتا ہوں اس وقت کے شر سے جب کہ فراخی کے بعد تنگی آ جائے۔ (5) اس وقت کے شر سے پناہ چاہتا ہوں جبکہ انسان گڑھے میں داخل ہو۔ زلزلے ہیں، طوفان ہیں، آفات ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ کے معنے ہوں گے کہ (1) مَیں پناہ چاہتا ہوں ان نفوس کے شر سے جو دوستیوں اور معاہدات کو تڑوا دیں۔ (2) مَیں پناہ چاہتا ہوں ان گروہوں کے شر سے جو خلفاء کا مقابلہ کروائیں اور ان کی بیعت تڑوائیں۔ کہ فلاں خلیفہ نے تو یہ کہا تھا، فلاں نے یہ تشریح کی تھی، فلاں کے یہ اصول تھے، تمہارے یہ اصول ہیں، کس کی پیروی کرنی چاہئے۔ اس پر بحثیں شروع ہو جاتی ہیں۔ یہ چیزیں بھی فتنہ و فساد پیدا کرنے والی ہیں اس سے پناہ مانگو۔ پھر (3) مَیں پناہ چاہتا ہوں ان نفوس کے شر سے جو اتحاد کو برباد کرائیں اور مسلمانوں کی حکومتوں کو تباہ کروائیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ جو رچرڈسن ہے اس نے اپنی کتاب میں فرانس کے ایک مستشرق کا حوالہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کی ہمدردی اس میں ہے کہ انہیں اسلام سے آزاد کروایا جائے۔

پھر حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الناس کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک حوالہ پڑھ کر سنایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

'' خنّاس وہ ہے جو چھپ کر وار کرے اور پیار کے رنگ میں دشمنی کرتے ہیں۔ وہی پیار جو حوّا سے آکر نَحَّاش نے کیا تھا۔ اس پیار کا انجام وہی ہونا چاہیے جو ابتداء میں ہوا۔ آدم پر اس سے مصیبت آئی۔ اس وقت گویا وہ خد اسے بڑھ کر خیر خواہ ہوگیا۔ اِسی طرح یہ بھی وہی حیاتِ ابدی پیش کرتے ہیں جو شیطان نے کی تھی۔ اِس لئے قرآن شریف نے اوّل اور آخر کو اس پر ختم کیا۔ اِس میں یہ سِرّ تھا کہ تا بتایا جاوے کہ ایک آدم آخر میں بھی آنے والا ہے۔ قرآن شریف کے اوّل یعنی سورت فاتحہ کو وَلَا الضَّآلِّیْنَ پر ختم کیا۔ یہ امر تمام مفسّر بالاتفاق مانتے ہیں کہ ضالّین سے عیسائی مراد ہیں اور آخر جس پر وہ ختم ہوا وہ یہ ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِo مَلِکِ النَّاسِo اِلٰہِ النَّاسِo مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِo الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ oمِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ o

سورۃ النّاس سے پہلے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ میں خدا تعالیٰ کی توحید بیان فرمائی اور اِس طرح پر گویا تثلیث کی تردید کی۔ اس کے بعد سورۃ النّاس کا بیان کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ عیسائیوں کی طرف اشارہ ہے۔ پس آخری وصیت یہ کی کہ شیطان سے بچتے رہو۔ یہ شیطان وہی نَحَّاش ہے جس کو اس سورت میں خنّاس کہا۔ جس سے بچنے کی ہدایت کی۔ اور یہ جو فرمایا کہ رَبّ کی پناہ میں آؤ۔ اِس سے معلوم ہوا کہ یہ جسمانی امور نہیں ہیں بلکہ رُوحانی ہیں۔ خدا کی معرفت، معارف اور حقائق پر پکے ہو جاؤ تو اس سے بچ جاؤ گے۔ اِس آخری زمانہ میں شیطان اور آدم کی آخری جنگ کا خاص ذکر ہے۔ شیطان کی لڑائی خدا اور اس کے فرشتوں سے آدم کے ساتھ ہو کر ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اس کے ہلاک کرنے کو پورے سامان کے ساتھ اُترے گا اور خدا کا مسیح اس کا مقابلہ کرے گا۔ یہ لفظ مشیح ہے جس کے معنے خلیفہ کے ہیں عربی اور عبرانی میں۔ حدیثوں میں مسیح لکھا ہے اور قرآن شریف میں خلیفہ لکھا ہے۔ غرض اس کے لئے مقدر تھا کہ اس آخری جنگ میں خَاتَمُ الْخُلَفَاء جو چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہو، کامیاب ہو۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 144)

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پس یہ زمانہ اسلام کے غالب آنے کا زمانہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اس کے مسیح نے شیطان پر غالب آنا ہے اور انشاء اللہ غالب آکر رہے گا۔ احمدیوں کو یہ دلائل یاد کرنے چاہئیں تا کہ ان کے سامنے کوئی ٹھہر نہ سکے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مختلف دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجیں۔ آپ کی آل کے لئے دعائیں کریں۔ خاندان مسیح موعودؑ کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے بزرگ آباء واجداد کے نقش قدم پر چلائے اور وہ لوگ دنیا داری کی طرف جھکنے والے نہ ہوں۔ اور ہر قسم کی دینی کمزوریوں سے انہیں نجات بخشے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے حقیقی مقصد کو پہچاننے والے ہوں۔ عالم اسلام کے لئے عمومی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں باہمی اتحاد اور ہمدردی عطا فرمائے۔ ان کے آپس کی پھوٹ اور اختلافات سے دشمن فائدہ اٹھا رہا ہے۔

حضور انور نے نظام جماعت عالمگیر کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہر ملک میں اور ہر جماعت میں عہدیدار جو کام کرنے والے ہیں ان کو بھی نظام کو سمجھتے ہوئے خدمت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دیتے ہوئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور افراد جماعت کو بھی نظام جماعت کا پورا پابند رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح وقف کا نظام ہے۔ واقفین زندگی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور جس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ واقفین ہیں، وقف نو کے مجاہدین ہیں جو بڑے ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی توفیق دے کہ وہ اپنا وقف حقیقت میں نبھانے والے ہوں۔ اور ان کے والدین نے ان کے ساتھ جو خواہشات اور توقعات وابستہ رکھی ہیں ان کو بھی وہ پورا کریں۔ جن دعاؤں کے ساتھ ان کو وقف کیا تھا اس کو حاصل

کرنے والے ہوں۔ بڑی عمر کے واقفین نو جو Teenage میں ہیں یا بڑے ہوگئے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اگر جامعہ میں تعلیم حاصل نہیں کر رہے تو دینی علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یا کوئی دنیاداری میں بھی پڑ گئے ہیں ان کے لئے ان کے والدین فکرمند بھی ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے والدین نے جو عہد اور وعدہ کیا تھا ان کو اس کے نبھانے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دجال کے فتنے کے شر سے بچنے کے لئے خدا ہر ایک کو ان کی چالوں اور خطرناک منصوبوں اور بُرے ارادوں سے بچائے اور دنیا کے امن کو جو بھی برباد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور دنیا کو بھی اس سے محفوظ رکھے۔

شہدائے احمدیت کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کے پسماندگان کو اللہ تعالیٰ خود اپنی حفاظت میں رکھے اور ہمیشہ ان کی پریشانیاں اور تکلیفیں دور فرماتا رہے۔ اسیران راہ مولیٰ ابھی بھی پاکستان میں ہیں ان کی بھی جلد آزادی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی فرمائے اور تمام الزامات سے بَری فرمائے۔ ان کے اہل وعیال کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر شر سے بچا کر رکھے۔ اشاعت اسلام واحمدیت کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد سے جلد اسلام واحمدیت کو غلبہ عطا فرمائے اور جو منصوبے جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے ہم بنا رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پورا فرمائے۔ اسی طرح جو لوگ مختلف قسم کے مسائل سے دوچار ہیں اللہ تعالیٰ ان کے مسائل حل فرمائے۔

حضور نے تحریک جدید اور وقف جدید کی مالی قربانیاں کرنے والوں کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی جزا دے اور ان کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ مختلف قسم کے لوگ جو اپنے کاروباروں میں اپنی بے وقوفیوں کی وجہ سے یا دھوکے کی وجہ سے مختلف چٹّیوں میں پڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔ اسی طرح مصیبت زدگان ہیں، جہاں بھی ہیں، چاہے احمدی ہیں یا نہیں، جو سیاسی، مذہبی ظلموں یا قومی تعصّبات کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بلا امتیاز مذہب وملت اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں۔ جو مظلوم ہیں ان کو بھی اس سے رہائی عطا فرمائے۔ ازدواجی خاندانی جھگڑوں میں جو مبتلا ہیں اللہ انہیں اس سے نجات دے۔ صبر اور حوصلہ ان میں پیدا کرے۔ حضور نے فرمایا کہ دنیاداری میں پڑ کر بعض احمدیوں میں بھی صبر اور حوصلے کی کمی ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ ایک دوسرے سے تعلقات میں برداشت پیدا کریں۔ ایسی بچیاں جن کے رشتوں میں تاخیر ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے جلد بہتر سامان پیدا فرمائے اور ان کے نیک نصیب کرے۔ بیوگان ہیں، یتامیٰ ہیں اللہ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کی ضروریات کو پورا فرمائے۔ بے اولاد لوگ ہیں ان کو اولاد کی خوشیاں دکھائے۔ طلباء ہیں ان کو امتحانوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ بیروزگاروں کو روزگار مہیا فرمائے۔ اسی طرح سب کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں آج کل حالات دوبارہ بہت زیادہ بگڑ گئے ہیں۔ لاہور میں بعض اچھی جگہوں پر جہاں پڑھے لکھے لوگ رہتے ہیں، ماڈل ٹاؤن وغیرہ میں وہاں بھی مولویوں کا زور اس طرح ہوگیا ہے کہ احمدیوں کو نمازیں پڑھنے سے، مسجد میں جانے سے، عید پڑھنے سے روکا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے اور یہ تمام روکیں دور فرمائے۔ بلکہ اب تو بعض عرب ملکوں میں بھی حکومت کی طرف سے مولویوں کے پریشر کی وجہ سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ جہاں پہلے احمدیوں کو اجازت تھی کہ جمع ہوکر نمازیں پڑھیں اب وہاں بھی یہ حالات ہو رہے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ جمع ہوکر نمازیں نہ پڑھیں۔ اسی طرح اسلام کے نام پر، احمدیت کے نام پر ستائے جانے والے لوگ جو دنیا میں کسی جگہ بھی ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے۔ عالم اسلام کے مسائل بھی بڑے الجھ رہے ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو آزادیاں نصیب فرمائے اور نور فراست عطا فرمائے، عقل عطا فرمائے کہ یہ لوگ آنے والے مسیح موعود کو قبول کرنے والے ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ابتلاؤں کے دور کو جلد ختم کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تمام کارکنان سلسلہ کے لئے بھی دعا کی تحریک فرمائی جو کسی بھی شکل میں خدمت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور پریشانیاں دور فرمائے۔ ایم ٹی اے کے جملہ کارکنان جو یہاں ہیں یا دنیا میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ ان کو جزا دے۔ بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کی ایک بہت بڑی تعداد والنٹیئرز کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔

حوادث زمانہ، زلازل، آفات سے اللہ تعالیٰ ہر ایک کو محفوظ رکھے۔

اس کے بعد حضور انور نے درود شریف پڑھا اور اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کے علاوہ آنحضرتؐ کی دعا لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم۔ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْم پڑھی۔ اس کے علاوہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ۔ پڑھی اور ان کا ترجمہ بھی فرمایا۔

پھر حدیث کی ایک دعا پڑھی جس کا مطلب ہے کہ اے اللہ تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور ہمارے گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو۔ اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ ہمیں اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما اور دین میں کسی ابتلا کے آنے سے ہمیں بچا اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک محدود نہ ہو اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔ اے اللہ مَیں تیری فرمانبرداری کرتا ہوں۔ تجھ پر ایمان لاتا ہوں۔ تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں۔ تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ مَیں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تُو مجھے گمراہی سے بچا۔ تُو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں۔ جنّ وانس سب کے لئے فنا مقدر ہے۔ اے اللہ تُو میرے دل میں نور پیدا فرما دے۔ میرے آنکھوں میں نور پیدا فرما دے۔ میرے کانوں میں نور پیدا فرما دے۔ میرے دائیں بائیں آگے اور پیچھے اور اوپر اور نیچے نور پیدا فرما دے اور نور مجسم بنا دے۔

یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوب ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔ اے دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافِ وَالْغِنٰی۔ اے اللہ مَیں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غنا مانگتا ہوں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا۔ اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں بچا لینا۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَفُجْأَۃِ نِقْمَتِکَ وَجَمِیْعِ سُخْطِکَ۔ اے اللہ مَیں تیری نعمت کے زائل ہوجانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تُو ناراض ہوجائے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں سے ہوں گے۔ اے وہ جو ہر محبوب سے زیادہ محبت کرنے کے قابل ہے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت نازل کر اور مجھے اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔ اے میرے قادر خدا، اے میرے پیارے رہنما تُو ہمیں وہ راہ دکھا جس سے تجھے پاتے ہیں اہل صدق وصفا اور ہمیں ان راہوں سے بچا جن کا مدعا صرف شہوات ہیں یا کینہ یا بغض یا دنیا کی حرص وہوا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ مَیں گنہگار ہوں اور کمزور ہوں۔ تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تُو آپ رحم فرما اور مجھے گناہوں سے پاک کر کیونکہ تیرے فضل وکرم کے سوا کوئی اور نہیں جو مجھے پاک کرے۔ ہم تیرے گنہگار بندے ہیں اور نفس غالب ہے۔ تُو ہم کو معاف فرما اور آخرت کی آفتوں سے ہم کو بچا۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ۔ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاکْتُبْنَا مَعَ الشّٰھِدِیْنَ۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک اور دعا بھی پڑھی جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کو لکھی تھی جو یہ ہے۔ رَبِّ اَعْطِنِیْ مِنْ لَّدُنْکَ اَنْصَارًا فِی دِیْنِکَ وَاذْھَبْ عَنِّی حُزْنِیْ وَاصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ۔ کہ اے میرے ربّ مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کے لئے معاون ومددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے یہ بھی دعائیں کیں کہ اے میرے ربّ مغفرت فرما اور آسمان سے رحم کر۔ اے میرے ربّ مجھے اکیلا مت چھوڑ اور تُو خَیْرُ الْوَارِثِیْن ہے۔ اے میرے ربّ تُو اُمّت محمدیہ کی اصلاح کر۔ اے ہمارے ربّ ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تُو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔ رَبِّ فَرِّقْ بَیْنَ صَادِقٍ وَّکَاذِبٍ۔ اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔ تُو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اے میرے ربّ میری حفاظت کر کیونکہ قوم نے مجھے ٹھٹھے کی جگہ ٹھہرا لیا ہے۔ رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔ حضور نے بتایا کہ اس دعا کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے نجات ہوگی۔ اے میرے ربّ اپنے بندہ کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل اور رسوا کر اور اے میرے ربّ میری دعا سن اور اسے قبول فرما۔ کب تک تجھ سے اور تیرے رسولوں سے تمسخر کیا جاتا رہے گا اور کس وقت تک یہ لوگ تیری کتاب کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے۔ اے ازلی ابدی خدا مَیں تیری رحمت کا واسطہ دے کر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔ اے ربّ العالمین مَیں تیرے احسانوں کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت ہی رحیم وکریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا مَیں ہلاک نہ ہوجاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہوجائے۔ مَیں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا وآخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

الغرض حضور انور ایدہ اللہ نے قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف دعائیں پڑھنے کے بعد آخر پر ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی جس میں تمام حاضرین کے علاوہ ایم ٹی اے کے توسط سے دنیا بھر میں بڑی کثرت سے احباب براہ راست شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدسالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کے لئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے حضور انور کے ارشاد کے مطابق جوبلی سال گزرنے کے بعد بھی احباب اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

’’الفضل ڈائجسٹ‘‘ کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

اصحاب احمدؑ کی قرآن مجید سے محبت

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ سالانہ نمبر 2007ء میں قرآن کریم سے حضرت مسیح موعودؑ کے چند صحابہؓ کی محبت کے واقعات مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہیں۔

☆ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک سے لے کر آج تک کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ کسی شخص نے قرآن مجید پر اعتراض کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے اسی وقت مجھے اس سوال کے کئی جوابات نہ سمجھا دیئے ہوں۔ میرے ساتھ سفر کرنے والے اکثر علماء سلسلہ جانتے ہیں کہ میں سفر میں قرآن مجید کے سوا دیگر کتابیں رکھنے کا عادی نہیں اور یہ خدا تعالیٰ کا سراسر فضل واحسان ہے کہ وہ مجھے اس کتاب اقدس کے ذریعہ سے ہر میدان میں فائز و کامران کرتا رہا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

☆ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ کے بارہ میں محمد حفیظ بقاپوری صاحب لکھتے ہیں کہ آپؓ قرآن مجید کے عاشق تھے۔ لمبے عرصہ تک مسجد اقصیٰ میں درسِ قرآن دیتے رہے۔ جامعہ میں پرنسپل رہے۔ جامعہ کی بلڈنگ مسجد نور کے پاس مغرب میں تھی اور آپ کا مکان اندرون شہر تھا۔ میں نے بارہا دیکھا کہ جامعہ جاتے وقت آپؓ اپنا مخصوص لباس زیب تن فرماتے۔ ایک مضبوط اور خوبصورت عصا ہاتھ میں لئے بڑے ہی وقار سے گھر سے نکلتے اور ایک ہاتھ میں باریک ٹائپ کا مصری قرآن کھولے تلاوت کرتے یا آیت کریمہ کے معانی پر غور وفکر فرماتے جاتے۔

☆ حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ کے بارہ میں مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری فرماتے ہیں کہ احباب قادیان کا یہ تعامل تھا کہ صبح کی نماز کے بعد اپنے گھروں میں بلند آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ احمدیہ بازار کے دکاندار اپنی دکانوں پر بیٹھ کر تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوجاتے۔ حضرت میر صاحبؓ کو یہ امر بڑا مرغوب تھا۔ آپؓ بازار میں جاتے اور جو دکاندار تلاوت نہ کررہا ہوتا، اُسے محبت سے اس کی تلقین کرتے۔

حضرت میر صاحبؓ کی بیٹی سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں:۔ وفات سے دو تین روز پہلے آپ کی طبیعت خراب تھی اور آپ لیٹے ہوئے تھے۔ ان دنوں میں آپ قرآن مجید کا ترجمہ اور نوٹس لکھوا رہے تھے۔ جب آپ کو قرآن شریف لکھنے کے لئے باہر بلایا گیا تو آپ فوراً اُٹھ کر باہر چلے گئے اور فرمایا کہ قرآن شریف کے لئے تو رات کے دو بجے تک بھی بیٹھ سکتا ہوں۔

☆ حضرت چوہدری ظفراللہ خانصاحبؓ اپنے والد محترم حضرت چوہدری نصراللہ خانصاحبؓ کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ عشاء کی نماز کے بعد سونے تک اکثر قرآن کریم کی تلاوت میں گزارتے تھے۔ میرے انٹرنس کے امتحان میں چھ ماہ کے قریب باقی تھے۔ ایک دن آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: قرآن مجید کا ترجمہ کتنا پڑھ لیا ہے۔ میں نے جواب دیا: ساڑھے سات پارے۔ فرمایا کہ جب تم کالج چلے جاؤ گے تو ان امور کی طرف توجہ کم ہوجائے گی میں چاہتا ہوں کہ امتحان سے قبل قرآن کریم کا ترجمہ تم ختم کرلو۔ چنانچہ روزانہ آپ نے عشاء کے بعد دو تین رکوع پڑھا کر کالج میں داخل ہونے سے پہلے قرآن کریم کا سادہ ترجمہ ختم کرادیا۔

☆ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ حضرت چوہدری نصراللہ خانصاحبؓ کے حفظ قرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ معمولی امر نہیں اس پیرانہ سالی میں جبکہ دماغ زیادہ محنت برداشت نہیں کرتا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن مجید کو حفظ کیا اور یہ ایک روح صداقت تھی جو ان کے اندر کام کرتی تھی۔ کسی نے ان سے پوچھا تو کہا کہ قانون کی اتنی بڑی کتابیں حفظ کرلیں اور اب تک بہت بڑا حصہ نظائر کا یاد ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب کو حفظ نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

☆ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کا قرآن مجید کے حوالہ سے ایک منفرد مقام تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اُن میں یہ ملکہ پایا جاتا تھا کہ کسی بھی مضمون کے متعلق قرآن مجید سے فوراً متعلقہ آیات نکال دیا کرتے تھے اور اُن کی وفات کے بعد مجھے ایسا اب تک کوئی آدمی نہیں ملا۔

☆ حضرت نواب محمد علی خانصاحبؓ کے بارہ میں حضرت عبداللہ خانصاحبؓ بیان فرماتے ہیں: ’’نواب صاحب صبح کی نماز سے قبل قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ قرآن مجید ایک سمندر ہے جو کوئی اس بحر میں غوطہ زنی کرے گا خالی ہاتھ نہ لوٹے گا بلکہ کچھ نہ کچھ حاصل کرے گا۔ آپ تلاوت کثرت سے کرتے تھے……۔

☆ حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کپورتھلوی کو قرآن مجید سے بہت محبت تھی۔ رمضان کے مہینہ میں اکثر آپ کا یہ قاعدہ تھا کہ ایک سپارہ کے متعلق جو رات کو تراویح میں پڑھا جانا ہوتا تھا آپ تفسیری نوٹ لکھتے اور تراویح کے بعد مسجد میں دوستوں کے سامنے اپنے نوٹ سنا دیتے کہ آج جو سیپارہ پڑھا گیا ہے اس میں یہ مطالب اور احکام اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں۔

☆ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کا ایک واقعہ یوں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے رمضان میں قرآن کے درس کی خاطر اپنے والد کی جائیداد کے انتقال سے متعلق اپنے بھائیوں کے خط کا جواب یہ لکھا کہ تین دن کا درس نہیں چھوڑ سکتا خواہ انتقال میرے نام ہو یا نہ ہو۔ جب یہ خط تحصیلدار نے دیکھا تو اُس کی آنکھیں پُرآب ہوگئیں اور اس نے کہا کہ ایمان تو ایسے لوگوں کا ہے۔ پھر اُس نے آپؓ کا انتظار کیا اور آپؓ کے آنے کے بعد فیصلہ کروایا۔

☆ حضرت مولوی حسن علی صاحب بھاگلپوریؓ نے مولوی محمد حسین بٹالوی سے حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرمایا: ’’قرآن کریم کی جو عظمت اب میرے دل میں ہے، خود پیغمبر خدا ﷺ کی عظمت جو میرے دل میں اب ہے پہلے نہ تھی۔ یہ سب حضرت مرزا صاحب کی بدولت ہے‘‘۔

☆ حضرت قطب الدین صاحبؓ کے بارہ میں حضرت یعقوب علی عرفانی صاحبؓ لکھتے ہیں: ’’احمدیت نے ایسی تبدیلی پیدا کی کہ وہ ہر وقت قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے اور اس طرح قرآن مجید کے حافظ ہوگئے‘‘۔ اور مکرم محمد شفیع صاحب بیان کرتے ہیں : ایک بات جو آپؓ (یعنی حضرت قطب الدین صاحبؓ) میں خاص تھی وہ یہ کہ آپ جب صبح ہل جوتنے کے لیے جایا کرتے تو اپنے ساتھ لوٹا اور قرآن بھی لے جاتے۔ آپ کے ساتھی حقہ وغیرہ لے لیتے لیکن آپ وضو کرنے کے بعد قرآن شریف کی تلاوت کرتے رہتے۔

☆ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ فرماتے ہیں: ’’حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر قرآن کریم انگریزی کی introduction میں تحریر فرمایا ہے کہ قرآن شریف کی طرز عبارت ایسی ہے کہ اس کو آسانی سے یاد کیا جاسکتا ہے اور اپنی جماعت کے تین افراد کی مثالیں تحریر فرمائی ہیں جنہوں نے بڑی عمر میں بہت تھوڑے سے عرصہ میں قرآن شریف کو یاد کیا۔ ان میں سے ایک مثال چوہدری ظفراللہ خانصاحب کے والد صاحب مرحوم کی ہے۔ دوسری صوفی غلام محمد صاحب کی اور تیسری ڈاکٹر بدرالدین صاحب کی ہے۔ گزشتہ مشاورت کے موقع پر میں نے صوفی صاحب کو مبارکباد دی تھی کہ آپ کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ترجمۃ القرآن انگریزی کی introduction میں فرمایا ہے۔ صوفی صاحب مرحوم یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور بعد میں فرمایا کہ مجھے خود حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن شریف یاد کرنے کی تحریک فرمائی تھی‘‘۔

☆ مرزا ایوب بیگ صاحبؓ رقت سے قرآن مجید پڑھتے۔ مومنین کے ذکر پر دعا کرتے کہ ان جیسے اعمال کی توفیق ملے اور کفار ومنافقین کے ذکر پر عجز سے دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے نہ بنائے۔ سجدہ میں آدھ آدھ گھنٹہ دعا کرتے۔ قرآن مجید کے احکام پر حضرت مسیح موعودؑ کے قرآن مجید سے نشان لگائے ہوئے تھے کہ جنہیں تلاوت کے وقت بالخصوص مدنظر رکھنا چاہیے۔ بعض دفعہ کوئی آیت لکھ کر لٹکا دیتے تا وہ ہمیشہ پیش نظر رہے۔ رمضان المبارک میں ایک بار قرآن مجید ضرور ختم کرتے اور آخری مرض میں حفظ کرنا بھی شروع کیا تھا اور کچھ حصہ حفظ بھی کرلیا تھا۔

☆ حضرت منشی امام الدین صاحبؓ پٹواری قرآن مجید کی تلاوت ہمیشہ باقاعدگی سے کرتے تھے مگر قادیان میں مقیم ہوجانے کے بعد کثرتِ تلاوت کی وجہ سے بسا اوقات چھٹے ساتویں روز ایک دور ختم کرلیا کرتے تھے۔ قرآن مجید سے آپ کی محبت اس امر سے ظاہر ہے کہ آخری بیماری میں جب آپ خود تلاوت نہ کرسکتے تھے اور بالکل کمزور ہوگئے تھے تو اپنے نواسے حافظ مسعود صاحب سے قرآن مجید سنا کرتے تھے۔

☆ حضرت ملک مولابخش صاحبؓ کو قرآن مجید سے خاص عشق تھا اور قرآنی معارف اور حقائق کو سننے کے لئے باوجود بیماری وکمزوری کے تعہد کرتے تھے۔ چنانچہ کئی ماہ تک موسم سرما میں صبح کی نماز محلّہ دارالفضل سے آکر دارالرحمت میں اس لئے ادا کرتے رہے تاکہ مولانا غلام رسول راجیکی صاحبؓ کے درس سے مستفیض ہوں۔ رمضان میں جو درس مسجد اقصیٰ میں ہوتا اس میں بھی التزام کے ساتھ شریک ہوتے۔

ہانیمن کا قبول اسلام

ہومیوپیتھی کے بانی ہانیمن کی زندگی کے بارہ میں قبل ازیں ’’الفضل انٹرنیشنل‘‘ 17؍مئی 1996ء کے اِسی کالم میں ذکر کیا جاچکا ہے۔ روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 30؍جولائی 2007ء میں اخبار ’’نوائے وقت‘‘ کے حوالہ سے ایک اقتباس مکرم پروفیسر راجا نصراللہ خانصاحب کے مرسلہ مضمون میں شامل ہے جو ہانیمن کے قبول اسلام کے بارہ میں ہے۔

ہانیمن مسلمان ہوگیا تھا۔ 1777ء تک وہ جرمن، لاطینی، یونانی، انگریزی اور ہسپانوی بولنے اور لکھنے کے قابل ہوگیا تھا۔ پھر عربی بھی سیکھنے لگا تاکہ مسلمانوں کی طبّی خدمات جان سکے۔ اُس نے قرآن کریم کا بھی مطالعہ کیا اور اسلام قبول کرلیا۔ اس پر اُس کو مخالفت اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ اُس نے اپنی جائیداد اپنے خاندان میں ہی تقسیم کردی اور خود فرانس ہجرت کرگیا۔ اُس کا پیدائشی نام سیموئیل بھی تھا جو بنی اسرائیل کے ایک نبی کا نام ہے۔ مسلمان ہونے کے بعد اُس نے اِسی نام کو استعمال کیا اور کرسچین نام فریڈرک کبھی استعمال نہیں کیا۔ لندن میں واقع ہانیمن میوزیم میں اُس کی روزمرہ استعمال کی چیزوں میں جائے نماز کے علاوہ تسبیح اور ترکی ٹوپی بھی شامل ہیں۔ کتب کے ذخیرے میں قرآن کریم بھی شامل ہے۔

ہانیمن نے مسلمان ہونے کے بعد کبھی تثلیث کی اصطلاح استعمال نہیں کی بلکہ ہمیشہ خالق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اُس نے اپنے ایک مریض کو خط لکھتے ہوئے بھی بے پناہ رحم دینے والی ایک ہستی کا محبت سے ذکر کیا ہے۔ ہانیمن کی محفوظ وصیت کے مطابق اُس کی تدفین کی رسومات میں صرف مسلمانوں کو مدعو کیا گیا تھا چنانچہ اِسی وجہ سے اُس کی تدفین انتقال کے نو روز بعد ماؤنٹ میریٹری کے ایک گمنام قبرستان میں عمل میں آسکی۔

ماہنامہ ’’النور‘‘ امریکہ کے مئی 2007ء کے شمارہ میں حضرت قاضی ظہورالدین اکمل صاحبؓ کی خلافت سے متعلق ایک نظم شائع ہوئی ہے جس میں سے انتخاب پیش ہے:

خلافت ارتقاءِ نسلِ انسانی کی صورت ہے
یہ مومن صالح الاعمال کی جاوید دولت ہے
خلافت ہی سے استحکام احکام شریعت ہے
خلافت ہی سے قطع وقمع کفروشرک وبدعت ہے
اسی سے روز افزوں ہے ترقی اس جماعت کی
اسی سے ہو رہی تنظیم ملک وقوم وملّت ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

6th November 2009 – 12th November 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 6th November 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	Yassarnal Qur'an
00:45	MTA International News
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests.
02:15	Dars-e-Malfoozat
02:30	MTA World News
02:45	Tarjamatul Qur'an class: An in-depth explanation of Quranic verses by Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Rec. on 18 November 1998.
03:55	Jalsa Salana Germany Address: An address delivered on 1st August 2004 by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, on the occasion of Jalsa Salana Germany.
04:45	MTA Variety
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 9th April 2005.
07:55	Le Francais C'est Facile: lesson no. 68.
08:20	Siraiki Service
09:05	Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat.
10:15	Indonesian Service
11:15	Seerat Sahaba Rasool (saw)
11:50	Tilawat & MTA International News
13:00	Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh Mosque, London
14:10	Dars-e-Hadith
14:20	Bengali Mulaqa'at
15:20	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:00	Friday Sermon
17:30	Le Francais C'est Facile [R]
18:00	MTA World News
18:30	Live Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam. Hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir, Tahir Nadeem and Mustapha Sabit with various guests.
20:35	MTA International News
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	Food For Thought: a discussion programme
22:50	Reply to Allegations [R]

Saturday 7th November 2009

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25	Le Francais C'est Facile
01:50	Liqaa Ma'al Arab: Session no. 83, recorded on 3rd October 1995.
02:55	MTA World News
03:15	Friday Sermon: rec. on 6th November 2009.
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Children's class with Huzoor recorded on 4th March 2006.
08:00	Question and Answer Session: Recorded on 8th July 1995.
09:05	Friday Sermon [R]
10:05	Indonesian Service
11:05	MTA Travel: a documentary about a Crocodile Park in Mauritius.
11:30	Ashab-e-Ahmad
12:05	Tilawat
12:25	Yassarnal Qur'an
12:50	Live Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
13:50	Bangla Shomprochar
14:55	Children's class [R]
15:50	Rah-e-Huda
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:15	Dars-e-Hadith
18:30	Arabic Service
20:30	MTA International News
21:15	Jalsa Salana Germany Address: an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 1st August 2004.
22:05	Rah-e-Huda [R]
23:35	Friday Sermon [R]

Sunday 8th November 2009

00:40	MTA World News
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Tilawat
01:30	Liqaa Ma'al Arab: Session no. 84, recorded on 4th October 1995.
02:30	Ashab-e-Ahmad
03:05	MTA World News
03:30	Friday Sermon rec. on 6th November 2009.
04:30	Faith Matters
05:30	Land of the Long White Cloud
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Children's class with Huzoor recorded on 19th March 2005.
07:45	Faith Matters
08:50	Spotlight: a discussion programme.
09:30	Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's tour of Scandinavia in 2005.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 1st June 2007.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:50	Yassarnal Qur'an
13:10	Bengali Service: Reply to Allegations
14:10	Friday Sermon: recorded on 6th November 2009 from Baitul Futuh, London.
15:15	Children's Class [R]
16:30	Faith Matters [R]
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:35	Children's class [R]
21:50	Friday Sermon [R]
22:55	Seerat-un-Nabi (saw)

Monday 9th November 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:30	Yassarnal Qur'an
00:50	MTA International News
01:20	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 5th October 1995.
02:30	Friday Sermon: rec. on 6th November 2009
03:30	MTA World News
03:50	Question and Answer Session: Recorded on 5th April 1998.
04:55	Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	MTA International News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th April 2005.
08:05	Le Francais C'est Facile
08:30	Rencontre Avec Les Francophones: A mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th November 1998.
09:40	Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 11th September 2009.
10:50	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
12:00	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA International News
13:20	Bangla Shomprochar
14:25	Friday Sermon
15:30	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 17th April 2005 [R]
17:20	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:50	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 10th October 1995.
20:55	Le Francais C'est Facile [R]
21:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:25	Medical Matters [R]
23:50	MTA World News

Tuesday 10th November 2009

00:10	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
00:55	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 10th October 1995.
02:00	MTA World News
02:15	Friday Sermon [R]
03:20	French Mulaqa'at [R]
04:40	Medical Matters
05:10	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Bustan-e-Waqf-e-Nau class with Huzoor recorded on 28th January 2006.
08:05	Question and Answer Session recorded on 18th April 1998, part 1.
09:00	Farnborough Museum: a documentary about the Farnborough Air Sciences Museum.
09:30	MTA Travel: a visit to Istanbul, Turkey.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 30th January 2009.
12:10	Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:05	Yassarnal Qur'an
13:30	Bangla Shomprochar
14:35	Lajna Imaillah Ijtema: address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 4th November 2007 during the Lajna Imaillah Ijtema.
15:10	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:15	Question and Answer Session [R]
16:55	Yassarnal Qur'an
17:30	MTA Travel: a travel programme featuring a visit to Istanbul. [R]
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th November 2009.
20:35	MTA International News
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10	Lajna Imaillah Ijtema [R]
22:45	Intikhab-e-Sukhan [R]

Wednesday 11th November 2009

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	Yassarnal Qur'an
00:55	MTA International News
01:25	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 11th October 1995.
02:25	Farnborough Museum
03:00	MTA World News
03:15	Learning Arabic
03:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th April 2004.
04:10	Intikhab-e-Sukhan [R]
05:10	Lajna Imaillah UK 2007
06:05	Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
06:55	Children's class with Huzoor recorded on 29th January 2006.
07:50	Homeopathy
08:20	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 18th April 1998, part 2.
09:20	Indonesian Service
10:20	Swahili Service
11:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
11:40	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd March 1985.
13:10	Bangla Shomprochar
14:15	Jalsa Salana Germany 2004: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 22nd August 2004.
15:30	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
16:25	Question and Answer Session [R]
17:25	MTA World News
17:40	Dars-e-Hadith
18:00	Arabic Service
18:55	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 12th October 1995.
20:00	MTA International News
20:35	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]
21:25	Jalsa Salana Germany 2004 [R]
22:40	From the Archives [R]

Thursday 12th November 2009

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 12th October 1995.
02:10	MTA World News
02:25	From the Archives [R]
03:55	Land of the Long White Cloud
04:15	Homeopathy [R]
04:45	Jalsa Salana Germany 2004 [R]
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:35	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 11th February 2006.
08:00	Faith Matters
09:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 21st April 1996.
10:05	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:30	Yassarnal Qur'an
12:55	Jalsa Salana Qadian 2005: An address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 27th December 2005.
13:55	Shotter Shondhane
15:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on 24th November 1998.
16:00	Khilafat-e-Ahmadiyya
16:20	Yassarnal Qur'an
16:45	English Mulaqat [R]`
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
20:30	Faith Matters [R]
21:35	Tarjamatul Quran Class [R]
22:40	Jalsa Salana Address [R]
23:30	Khilafat-e-Ahmadiyya [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 | Friday 30 October , 2009 | Issue No. 44

یہ زمانہ اسلام کے غالب آنے کا زمانہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ اس کے مسیح نے شیطان پر غالب آنا ہے اور انشاء اللہ غالب آ کر رہے گا۔

قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف دعاؤں کے ورد کے ساتھ عالمی اجتماعی دعا

(رمضان المبارک 2009ء کے آخری روز مسجد فضل لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قرآن مجید کی آخری چار سورتوں کا بصیرت افروز درس اور اجتماعی دعا کی مبارک تقریب)

(رپورٹ مرتبہ :نصیر احمد قمر)

(دوسری اور آخری قسط)

حضور انور ایدہ اللہ نے سورتوں کی تفسیر کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''ہمارا خدا لَمْ یَلِدْ ہے اور کس قدر خوشی اور شکر کا مقام ہے کہ جس خدا کو ہم نے مانا اور اسلام نے پیش کیا ہے وہ ہر طرح کامل اور قُدُّوس ہے اور کوئی نقص اس میں نہیں۔ دو خوبیاں کامل طور پر اللہ تعالیٰ میں پائی جاتی ہیں اور ساری صفات ان کو بیان کرتی ہیں۔ چنانچہ اول یہ کہ اس میں ذاتی حسن ہے اور اسی کے متعلق لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (الشوریٰ:12) فرمایا۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فرمایا اور کہا کہ وہ اَلصَّمَد ہے، بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ اسکا کوئی بیٹا ہے۔ نہ اسکا کوئی ہمتا اور ہمسر ہے۔'' (ملفوظات جلد2 صفحہ716-715)

پھر فرماتے ہیں کہ ''اس اَقَلّ عبارت کو جو بقدر ایک سطر بھی نہیں دیکھنا چاہئے کہ کس لطافت اور عمدگی سے ہر یک قسم کی شراکت سے وجود حضرت باری کا مُنَزَّہ ہونا بیان فرمایا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ شرکت از روئے حَصر عقلی چار قسم پر ہے۔ کبھی شرکت عدد میں ہوتی ہے اور کبھی مرتبہ میں اور کبھی نسب میں اور کبھی فعل میں اور تاثیر میں۔ سو اس سورۃ میں ان چاروں قسموں کی شرکت سے خدا کا پاک ہونا بیان فرمایا اور کھول کر بتلا دیا کہ وہ اپنے عدد میں ایک ہے دو یا تین نہیں۔ اور وہ صَمَد ہے یعنے اپنے مرتبہ وجوب اور مُحتَاج اِلَیْہ ہونے میں منفرد اور یگانہ ہے اور بجز اس کے تمام چیزیں مُمْکِنُ الْوَجُوْد اور ھَالِکُ الذَّات ہیں جو اس کی طرف ہر دم محتاج ہیں اور وہ لَمْ یَلِدْ ہے یعنے اس کا کوئی بیٹا نہیں تا بوجہ بیٹا ہونے کے اس کا شریک ٹھہر جائے اور وہ لَمْ یُوْلَد ہے یعنی اس کا کوئی باپ نہیں تا بوجہ باپ ہونے کے اس کا کوئی شریک بن جائے اور وہ لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا ہے یعنی اس کے کاموں میں کوئی اس سے برابری کرنے والا نہیں تا باعتبار فعل کے اس کا کوئی شریک قرار پاوے۔ سو اس طور سے ظاہر فرما دیا کہ خدائے تعالیٰ چاروں قسم کی شرکت سے پاک اور مُنَزَّہ ہے اور وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ ہے۔''

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد1 صفحہ 518 حاشیہ در حاشیہ نمبر3)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''قرآن کریم کی صاف تعلیم یہ ہے کہ وہ خداوند وحید وحمید جو بالذات توحید کو چاہتا ہے اس نے اپنی مخلوق کو مُتَشَارِکُ الصِّفَات رکھا ہے اور بعض کو بعض کا مثیل اور شبیہہ قرار دیا ہے تا کسی فرد خاص کی کوئی خصوصیت جو ذات وافعال واقوال اور صفات کے متعلق ہے اس دھوکہ میں نہ ڈالے کہ وہ فرد خاص اپنے بنی نوع سے بڑھ کر ایک ایسی خاصیت اپنے اندر رکھتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص نہ اَصْلًا نہ ظِلًّا اس کا شریک نہیں اور خدا تعالیٰ کی طرح کسی اپنی صفت میں واحد لاشریک ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورہ اخلاص اسی بھید کو بیان کر رہی ہے کہ احدیت ذات وصفات خدا تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ دیکھو اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے۔ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (الاخلاص:2)''

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد5 صفحہ45-44)

حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر میں سورۃ اخلاص کی تفسیر میں اس سورۃ کے مختلف ناموں کے لحاظ سے اس سورۃ کی جو خصوصیات بیان فرمائی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ:

ان میں پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور فرد ہونے اور تثلیث وغیرہ کی تردید اس سورۃ میں کی گئی ہے۔

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کے لاثانی ہونے کا اس میں بیان ہے۔

تیسری خصوصیت یہ کہ توحید کا ایسا واضح بیان کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے۔

چوتھی بات یہ کہ یہ انسان کے اندر اخلاص پیدا کرتی ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اس تعلق کو جوڑتی ہے۔

پھر یہ کہ اس بات پر پورا یقین رکھنے سے کہ خدا ایک ہے انسان نجات پاتا ہے۔

پھر یہ کہ یہ سورۃ پورے علم اور عمل اور معرفت کا ذریعہ ہو کر انسان کو درجہ ولایت تک پہنچا دیتی ہے۔

پھر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت اسی کلام کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نماز پڑھتے ہوئے سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی تو رسول کریم ﷺ نے اس سورۃ کو سن کر فرمایا کہ اس شخص نے اپنے ربّ کی معرفت حاصل کر لی۔

پھر حدیث شریف میں آیا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَال کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ رسول کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ اللہ کا جمال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اس کا اَحد، صَمَد، لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ہونا۔

پھر یہ سورۃ شرک اور نفاق سے انسان کو بری کر کے خدا تعالیٰ کا خالص بندہ بنا دیتی ہے۔

پھر احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ حضرت عثمانؓ بن مَظْعُوْن کے پاس تشریف لے گئے اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور سورۃ اَلْفَلَق اور سورۃ اَلنَّاس پڑھ کر ان پر پھونکا۔ اور ان کو ہدایت کی کہ ان سورتوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کیا کریں۔

پھر کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفت صمد کا ذکر آتا ہے جس میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ کائنات کا ہر ذرّہ اس کا محتاج ہے۔ اس لئے اس کو سورۃ صمد بھی کہتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اُسِّسَتِ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُوْنَ السَّبْعُ عَلٰی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یعنی ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کا قیام قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی وجہ سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تثلیث کا عقیدہ آسمانوں اور زمین کی بربادی کا موجب ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْہُ وَ تَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ۔ قریب ہے کہ آسمان اس گندے عقیدہ کی وجہ سے پھٹ جائیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ گر کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا کہ اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی معبود ہوتا تو زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہو جاتا گویا توحید کا عقیدہ اس دنیا کی آبادی کی بنیاد ہے۔

پھر حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا اَعْطَیْتُکَ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ وَ ھِیَ مِنْ ذَخَائِرِ کُنُوْزِ عَرْشِیْ وَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ تَمْنَعُ عَذَابَ الْقَبْرِ وَ نَفَحَاتِ النِّیْرَانِ۔ کہ میں نے تمہیں سورۃ الاخلاص دی ہے۔ اور یہ میرے عرش کے خزانوں کے ذخائر میں سے ایک ہے۔ اور یہ عذاب قبر اور آگ کے شعلوں سے بچانے والی ہے۔ کیونکہ جو سچی توحید پر قائم ہو جائے۔ اس کو آگ چھو نہیں سکتی۔

اس کو سُوْرَۃُ الْمُحْضَر بھی کہتے ہیں کیونکہ جب یہ پڑھی جائے تو فرشتے اس کو سننے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

یہ سورۃ آگ سے یا شرک سے محفوظ رکھنے والی ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ سورۃ پڑھتے سنا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ شخص تو شرک سے پاک ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد